بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

شمارہ 23

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

9 ربیع الثانی 1423 ہجری 10 احسان 1382 ہش 10 / جون 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

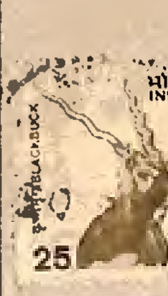

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

اخبار احمدیہ

قادیان 7 جون 2003ء (نمائندہ بدر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت، تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. (النحل: ۹)

ترجمہ۔ یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

☆ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ . فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (رحمٰن)

ترجمہ۔ کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے (پس) تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ عَنْ اَنَسٍ وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ

(رواه البيهقي مشكوة باب الشفقه والرحمة على الخلق)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ اور عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے بہترین وہ ہے جو اسکے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔

☆ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُرِيْدُ اَنْ يَسُرَّهُ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ (بحوالہ مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمہ علی الخلق)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے کسی شخص کی ضرورت پوری کی اسے خوش کرنے کیلئے اسنے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ماہ جون کا ہجری شمسی نام ''احسان'' تجویز فرمایا ہے لہٰذا اس مناسبت سے احسان کے متعلق اسلامی تعلیم پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کر لیتا ہے چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو۔ یہانتک کہ اس کے بھائی اور عزیز و اقارب بھی اس سے تنگ آچکے تھے۔ اُس سے میں نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ میں کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہاں آیا اور وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا یہانتک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اُتر آتا۔ اس نے یہاں آکر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہم نے اس کی کچھ پروانہ کر کے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور میں مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیوں کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی اس لئے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد میں جس کا وہ امام مقرر ہوا تھا مجھ کو بٹھایا اور خود نوکروں کی طرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا کہ کچھ چائے وغیرہ پی کر جاویں پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلوں کو مسخر کر لیتا ہے۔ (ملفوظات جلد ن ۹ صفحہ ۳۰۲)

میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا۔ اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا خدا اُس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروانہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی —— خدا کیلئے اسے روکو!

گزشتہ شمارہ میں پیسٹنگ کی غلطی کے باعث یہ مضمون صحیح ترتیب کے ساتھ نہ لگنے کی وجہ سے اب دوبارہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سال بہ سال یہ دنیا نفرت ظلم اور کٹر واد کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ قبل ازیں ہندو تو اپنی سابقہ روایات و مذہبی تعلیمات کے پیش نظر اپنے ہی مذہب کی چھوٹی ذاتوں پر مذہبی و معاشرتی ظلم کرتے ہی تھے اور وہ اس کو اپنی کتب مقدسہ کا حصہ سمجھتے تھے۔ اپنی مقدس کتب کی روشنی میں وہ اپنے ہی مذہب سے تعلق رکھنے والے دلتوں اور شودروں کو نہ تو مقدس مقامات پر مذہبی فرائض کی ادائیگی کی اجازت دیتے تھے اور نہ ہی کتب مقدسہ کی تلاوت کی انہیں اجازت تھی۔ لیکن عیسائی جن کی تعلیم نرمی کی تھی اور جو اپنی کتب مقدسہ کی تعلیم کے پیش نظر دوسروں کو دکھ نہ دینے کا عقیدہ رکھتے تھے اور جن کی یہ تعلیم تھی کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی دوسرے طمانچے کے لئے اس کی طرف پھیر دینا چاہئے اور اگر کوئی ایک کوس بیگار چلا کر لے جائے تو اس کے ساتھ دو کوس تک بیگار چلا جائے، آج وہ بھی سخت قسم کی نفرت اور کٹر واد کا شکار ہیں۔ یورپ کے عیسائی ممالک نہ صرف یہ کہ تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کی طرف ہر آن اپنے خونی شکنجے گاڑے ہوئے ہیں بلکہ غریب ملکوں سے دولت سمیٹ سمیٹ کر اپنے ممالک میں جمع کر کے عیش و آرام کر رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حلیفوں کی عراق کے خلاف جنگ بھی دراصل ہتھیاروں کو ختم کرنے کے بہانے تیل کی دولت سمیٹنے کی خاطر ہی تھی۔

مسلمان جو نفرت اور کٹر واد سے کوسوں دور تھے اور جن کو الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق جلد 1 صفحہ 425) کہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کی مخلوق سے محبت و احسان کا سلوک کرتا ہے کی تعلیم دی گئی تھی آج وہی مسلمان دیگر مخلوق خدا تو درکنار آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ شیعہ سنی پر ظلم کی تلوار چلاتا ہے اور سنی آن کی آن میں تمام شیعوں کو روئے زمین سے نابود کر دینا چاہتا ہے۔ اور یہ سب کام کر رہے ہیں مذہب کے وہ لوگ جو خود کو اس مذہب کے روحانی ڈاکٹر، علماء، سادھو اور پادری صاحبان کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ڈاکٹر ہی بیمار ہو جائیں تو پھر عام مخلوق کا خدا ہی حافظ۔ پھر تو بس آسمان کی طرف نگاہیں کر کے کسی ایسے روحانی ڈاکٹر کی تلاش کرنی چاہئے کہ جسے خالق کائنات محض اپنے فضل سے اپنی مخلوق پر رحم کر کے نازل کرے۔

ہندوستان ایک ایسا عظیم ملک ہے جو اپنی رواداری اور ملنساری کی اعلیٰ روایات کیلئے زمانہ قدیم سے مشہور ہے اور جس نے ہر زمانہ میں ہر ایک کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں آریہ آئے، اگرچہ انہوں نے اس ملک کے اصل باشندوں پر بے حد ظلم ڈھائے تھے، ان کو بنیادی انسانی ضرورتوں سے محروم کر رکھا تھا، لیکن بالآخر وہ اس ملک میں گھل مل کر رہنے لگے اور اس ملک کے باشندے بن گئے۔ پھر عربوں ترکوں اور مغلوں نے بھی ادھر کا رُخ کیا اور یہاں کی تہذیب و تمدن میں اپنی تہذیب و تمدن کو ملا کر یہاں کے باشندوں میں رچ بس گئے۔ بالآخر انگریز آئے لیکن انگریزوں کا ایک کثیر طبقہ آزادی کے بعد اپنے وطن واپس لوٹ گیا، کیونکہ انہوں نے یہاں کے تمدن میں بادشاہ بن کر ہی رہنا پسند کیا۔ رعایا کی طرح وہ اس ملک میں رہ نہ سکے ہاں اِکا دُکا انگریز آج بھی کہیں کہیں مقیم ہیں لیکن وہ اس قدر برائے نام ہیں کہ ان کی مثال نہیں دی جاسکتی۔

باہر سے آنے والی تمام اقوام اپنے ساتھ نہ صرف اپنی اپنی تہذیب لائیں بلکہ انہوں نے اپنے مذاہب کو بھی یہاں روشناس کرایا چنانچہ آریوں نے وید کو پھیلایا۔ مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ کی اور انگریزوں نے انگریز پادریوں کے ذریعہ عیسائیت کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ ہندوستان میں جو لوگ ان کی کوششوں سے عیسائی ہوئے وہ ہمارے بھائی اور ہندوستان کے باشندے ہیں۔ انہی خوبیوں کے باعث کہا جاتا ہے کہ ہندوستان ایک گلدستے کی طرح ہے جہاں ایک طرف ہندو مسلم اور عیسائی ہیں تو دوسری طرف بدھ مذہب کے ماننے والے، جین دھرم سے وابستہ، یہودی اور سکھ اور طرح طرح کے خوبصورت پھول اس سرزمین پر کھلے ہوئے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جو ملک ہند میں مسلم صوفیوں کی بدولت ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے مقیم ہیں اور مسلمان ہوتے ہوئے بھی اپنی ایک مخصوص ہندوستانی پہچان بنائے ہوئے ہیں، شروع سے ہی ہندوان سے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے الگ الگ ہی رہے اور ان سے دلتوں جیسا سلوک روا رکھا یہاں تک کے کھانے پینے میں بھی چھوت چھات کا سلسلہ جاری رہا۔ اکثر تو دلتوں سے مسلمان ہوئے، بعض ہندو دھرم کی اونچی ذات سے بھی مسلمان ہوئے لیکن شروع سے ہی ان کو نفرت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ صوفی اور علماء نے جن کی کوششوں سے یہ لوگ مسلمان ہوئے ان کو یہ درس دیا کہ اسلام میں کوئی اونچ نیچ نہیں، ذات برادری میں کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ سب انسان خدا کی مخلوق ہیں اور برابر ہیں لیکن ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں نے اپنی مخصوص مذہبی تعلیم کی وجہ سے ان مسلمانوں کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے یہی چاہا کہ وہ پھر ہندو دھرم میں واپس لوٹ آئیں اور دلت بن کر ظلم و ستم کی چکی میں پستے رہیں۔ لیکن اسلام نے جو برابری اور اُخوت کے حقوق ان کو عطا فرمائے تھے ان کے ہوتے وہ پھر دوبارہ کس طرح اسی اندھیرے میں چلے جاتے جس سے وہ نکل کر آئے تھے۔

پس ہزار سال سے یہی کشمکش ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین اندرونی طور پر چلتی چلی آرہی ہے۔ باوجود مسلمان ہونے کے وہ پھر بھی ہندوؤں کے نزدیک دلت کے دلت رہے وہ ان کے کنوؤں سے پانی نہیں لے سکتے تھے وہ ان کے ساتھ اٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے وہ معاشرتی اعتبار سے ہر لحاظ سے ان سے نیچے سمجھے گئے۔ کسی کو چاہے ہماری یہ بات کڑوی لگے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہی اونچ نیچ کی تفریق اور عدم مساوات ہی پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی اصل وجہ ہے۔ اگر ہندو مسلمانوں کو اپنے ساتھ معاشرتی اعتبار سے سمونے کی کوشش کرتے اور ان سے تفریق اور بھید بھاؤ کا سلوک نہ کرتے تو آج ہندو پاک کی خوفناک اور دم گھونٹ دینے والی دیواریں ہمارے درمیان حائل نہ ہوتیں پاکستان بن گیا یہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ کی اس تلخ حقیقت سے ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ کچھ لوگ آج بھی وہی کام کر رہے ہیں جس سے دونوں قوموں کے درمیان تلخیوں اور نفرتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان بنا لیکن کیا مسلمانوں کی اکثریت نے پاکستان کو قبول کیا ہرگز نہیں۔ آج بھی مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ پاکستان کی نسبت ہندوستان میں مقیم ہے اور انہوں نے ہندوستان کو اپنا وطن تسلیم کر کے اسی مٹی میں اپنی بودوباش کو اوّلیت دی۔ تقسیم ملک کے بعد وہ وقت تھا کہ جبکہ کثیر مسلمان جو ہندوستان میں رہ گئے تھے ان کے ساتھ اکثریتی فرقہ ایسے تعلقات بناتا کہ وہ پاکستان جانے والے اپنے بھائیوں کو بھول جاتے لیکن ہائے افسوس کہ ایسا نہیں ہوسکا تقسیم کے بعد ہی ہندوستان میں شدید قسم کے فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ جو مسلمان یہاں رہے وہ ایک سے زائد مرتبہ اپنے اکثریتی بھائیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ پھر 1952 میں ہی بابری مسجد کے ایشوع کو دوبارہ چھیڑ دیا گیا۔ اگرچہ اس وقت عدلیہ نے یہی فیصلہ دیا کہ جو مذہبی مقدس مقام جس شکل میں اور جس طرح ہے اس کو ویسے ہی رہنے دیا جائے کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ اگرچہ اس فیصلہ سے بابری مسجد اور اس جیسی دیگر مساجد کو چھیڑا نہیں گیا۔ لیکن یہ آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی اور قریباً چالیس سال بعد انتہاپسندی کا ایسا دور آیا کہ بابری مسجد کو یہ کہہ کر کہ یہ رام جی کا جنم استھان ہے ایک اشتعال انگیز بھیڑ کو اکٹھا کر کے شہید کر دیا گیا۔ 92ء کا سال وہ بدقسمت سال ہے جس میں ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان نفرت کی خلیج وسیع تر ہوگئی اور مندر و مسجد کے نام پر انسانوں کو انسانوں سے لڑانے بھڑانے کی مذموم کوشش کی گئی۔ بابری مسجد کا معاملہ عدلیہ میں ہونے کی وجہ سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ جگہ مسجد ہے یا مندر ہے، اصل حقیقت کیا ہے یہ تو عدلیہ کے فیصلہ کے بعد ہی ہر دو فریق کو قبول کرنا چاہئے لیکن یہ کہاں کی شرافت ہے کہ اکثریت کے بل بوطے پر جلد بازی میں اشتعال انگیزی دکھائی جائے۔ بابری مسجد کے انہدام کے بعد پورے ملک میں منظم ڈھنگ سے فسادات پھیلے قتل و غارت ہوئی کئی لوگ بے گھر ہو گئے ہنستے بستے گھر بیواؤں اور یتیموں میں تبدیل ہو گئے۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شکوک و شبہات اور نفرت و کٹر واد کی دیوار اونچی سے اونچی اور مضبوط سے مضبوط ہوگئی۔

اس دور میں ہندو انتہاپسند تنظیموں کی جانب سے اسلام مخالف لٹریچر اور اخباری مضامین، کی شروعات ہوئی جن میں مسلم بادشاہوں کو سخت ظالم اور قابل نفرت کردار میں پیش کیا گیا ان کے متعلق یہ منسوب کیا گیا کہ گویا آج کی مسجدیں اس دور کے ہندو مندروں کو توڑ کر بنائی گئی ہیں جن میں ایودھیا، متھرا، بنارس اور کئی اور جگہوں کی مساجد شامل ہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے انشاء اللہ آئندہ بعض مضامین میں کسی قدر تفصیل اس کی بیان کی جائے گی لیکن اس موقع پر ہم صرف اسقدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بابری مسجد کے انہدام کے بعد ہندو انتہاپسندوں کی جانب سے نہ صرف ہندوستان کی مسلم تاریخ کو منہدم کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات تک کو نشانہ اعتراض بنایا گیا ان میں ہندوؤں کے بڑے بڑے دانشور اور کالم نویس تک شامل ہیں۔ ہمیں یاد ہے اس موقع پر ارون شوری کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں مکہ کی مسجد حرام کو بلا کسی تاریخی ثبوت کے بُت پرستوں کا مرکز قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات منسوب کی گئی تھی کہ آپ نے زبردستی بُت تڑوادئے تھے۔ بعض کالم نویسوں نے یہاں تک لکھا کہ قرآن مجید تشدد کی اور کافروں کو بُرا کہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ ان ایام میں مسلم ٹھیکیداروں نے نہ صرف یہ کہ ان اعتراضات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں دفاع نہیں کیا بلکہ وہ آپسی اختلافات اور الجھنوں میں ہی گھر کر رہ گئے اگر کسی نے دفاع کیا بھی تو اس رنگ میں کہ مخالفین کی ہاں ہاں میں ملادی۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا، ایسا زہریلا لٹریچر منظر عام پر آتا رہا، اختلافات بڑھتے رہے، تقاریر میں اسلام کے خلاف زہر اگلا جاتا رہا، جس کا نتیجہ ملک کے مختلف حصوں میں جلد جلد فسادات کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا ہے جس کی ترقی یافتہ شکل گجرات میں ظاہر ہوئی جہاں مسلمانوں کا بڑا بھاری جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فساد ہوتا ہے تو طرفین کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ موجودہ گجرات فسادات میں مسلمانوں کا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے ایسا نقصان جو شاید اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس فساد سے پہلے انتہاپسند ہندوؤں نے تخریبی کیمپ لگا لگا کر اپنے نوجوانوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ جس میں ان کو تشدد و تخریب کے طریق سکھائے گئے اسلام کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ ان کے دماغوں میں انڈیلا گیا۔ گزشتہ فسادات کا جائزہ لیا جائے تو اس میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ عیسائی پادریوں کو زندہ تک جلادیا گیا سکھ بھی ظلم کا نشانہ بنے۔

پھر 11 ستمبر کا وہ دن آیا جس میں امریکہ نے القاعدہ اور افغانستان کے طالبان پر جو خود اس کی اپنی پیداوار تھے انتہاپسندی کے نام پر حملہ کیا اور دنیا کو انتہاپسندی کے خلاف ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کا دکھاوا کیا۔ چونکہ اس تمام

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دے سکتی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بہادر اور شجاع تھے

عراق کی جنگ کے متاثرین کے لئے جماعت کے توسط سے مالی امداد کرنے اور ظالموں کے لئے
اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ...... اور اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ......کی دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ -فرمودہ ۴؍اپریل ۲۰۰۳ء بمطابق ۴؍شہادت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملٰک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے خطبے میں صفت اَلْقَوِی کا مضمون پہلے کی طرح بیان کیا جائے گا۔اس صفت کے ذکر پر مشتمل یہ آخری خطبہ ہے۔اس کے بعد آئندہ جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ صفت الخبیر کا مضمون شروع کیا جائے گا۔

سورۃ البقرہ:۔﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ۔ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴾(سورۃ البقرہ: ۱۶۶)

اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔وہ اُن سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔اور کاش! وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کے متعلق آگاہ نہ کروں یا یہ فرمایا کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتایئے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ (خزانہ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

(صحیح مسلم. کتاب الذکر والدعاء والتوبہ و الاستغفار)

ہشام، یحییٰ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ نے بیان کیا اور مجھے ہمارے بعض اور بھائیوں نے بھی یہ روایت بتائی کہ جب مؤذن "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ" کہے تو یحییٰ نے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھنے کا کہا اور کہا کہ ہم نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا۔

(بخاری کتاب الاذان. باب ما یقول اذا سمع المنادی)

حضرت عثمان بن ابی العاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس اس حال میں آئے کہ میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ وہ مجھے مار ہی دے گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ" یہ پڑھا کرو۔یعنی میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی قوت کے ساتھ اس درد کے مقابل میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اور سات مرتبہ اپنے داہنے ہاتھ سے تکلیف والی جگہ کو چھوؤ۔

(سنن الترمذی. کتاب الطب. باب [illegible])

اب اسی قسم کی ایک اور روایت ہے جس میں سورۃ فاتحہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے کچھ صحابہ رضوان اللہ ایک دشمن قبیلے میں چلے گئے اور بہت بھوک لگی ہوئی تھی اور پیاس لگی ہوئی تھی، ان کا خیال تھا کہ وہاں سے کچھ مل جائے گا۔مگر دشمن قبیلے نے ان کو پکڑ لیا۔اتفاق ایسا ہوا کہ بہت زیادہ اس کے سردار کو سر درد ہو رہا تھا، اتنا زیادہ کہ کسی طرح آرام نہیں آتا تھا انہوں نے کہا نہیں پکڑ کے لاؤ جو آدمی آئے ہیں شائد ان کے پاس کوئی گر ہو۔تو ان کو لے جایا گیا وہاں۔ان کے پاس تو اور کچھ نہیں تھا لیکن سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہوں نے دم کر دیا۔سورۃ فاتحہ پڑھ کے جو دم کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ درد جاتا رہا اور اس سے خوش ہو کے اس نے کچھ بکری اور کچھ کھانے کی چیزیں ان کے ساتھ کر دیں۔یہ سورۃ فاتحہ کے دم کا مجھے بھی ایک بہت زبردست تجربہ ہے۔مردان میں میں گیا تھا تبلیغی مجلس میں اور وہاں شدید سر درد شروع ہوگئی جس کے ساتھ متلی بھی تھی اور ڈر یہ تھا کہ دشمن کے سامنے اگر تقریر کرتے ہوئے میں نے قے کر دی تو وہ پھبکی اُڑائیں گے اور وہ سمجھیں گے کہ یہ ہے ہی جھوٹا۔چنانچہ میں نے اس پر دعا کر کے سورۃ فاتحہ پڑھی اور سورۃ فاتحہ اس نیت سے پڑھی کہ اس کا اثر مجھ پر ہو جائے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ پہلے سجدہ میں ہی نام و نشان نہ رہا درد کا اور متلی بھی کلیۃً غائب ہوگئی۔تو سورۃ فاتحہ کا نام بھی شفا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب اس عرب سردار کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپس میں دونوں بحث کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا کہ یہ قرآن کریم بیچنے والی بات ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کو سستی قیمت پہ نہ بیچا کرو۔میں تو یہ نہیں کھاؤں گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب یہ بحث چلی تو آپ نے فرمایا لاؤ مجھے بھی دو اور بڑے شوق سے اس میں سے کھایا۔آپ نے کہا یہ قرآن بیچنا نہیں ہے اس کا اور مفہوم ہے۔تو بہر حال سورۃ فاتحہ میں شفا ہے اور اس کے دم سے میں نے خود بھی ذاتی طور پر فائدہ اٹھایا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیٹی سے فرمایا کہ جب تم صبح کو اٹھو تو یہ دُعا پڑھو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ یعنی پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ، ہر ایک طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔جس کام کو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جس کو نہ چاہے وہ تکمیل نہیں پا سکتا۔میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

پس جو کوئی یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جو کوئی شام کے وقت یہ دعا پڑھے گا وہ صبح ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول اذا اصبح)

حضرت طَلَق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداءؓ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔آپ نے فرمایا میرا گھر نہیں جلا۔تیسرا شخص آیا اور اس نے کہا آگ لگی تھی اور جب وہ گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔آپؓ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں

کرے گا۔

حاضرین مجلس نے کہا کہ آپ کی یہ دونوں باتیں عجیب ہیں۔ آپ پہلے کہتے تھے نہیں جلا اور اب آپ کو بتایا گیا کہ جل گیا تھا تو آگ بجھ گئی تو انہوں نے کہا دراصل میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص یہ کہے

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَلَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی ، مِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جو یہ دعا کرے گا اس کو آگ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، لابن عساکر، باب ذکر عبد الملک بن اصبغ، جلد ۳۷، صفحہ ۴)

اب یہ تو روایت ہے پرانی لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہ واقعہ انڈونیشیا میں کہ حیرت انگیز طور پر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئی تھی کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے گھر کے قریب ایک بہت بڑی آگ پہنچی اتنی تیز ہوا کے ساتھ وہ آرہی تھی کہ اس کی لپکوں نے آپ کے گھر لکڑی کی دیواروں سے مس کرنا شروع کردیا تو سارے گھر لکڑی کے تھے جو مسلسل جلتے چلے آرہے تھے، نیچے سے لوگوں نے شور مچادیا کہ مولوی صاحب نیچے اُتریں اور انہوں نے کہا نہیں میں مسیح موعود کا غلام ہوں اور یہ آگ میرا کچھ نہیں کرسکتی۔ حیران، لوگوں نے کہا اتر جائیں، خدا کا خوف کریں اب تو جلنے والا ہے گھر آپ کا انہوں نے کہا کچھ نہیں ہوگا۔ میں ہرگز نہیں جلوں گا۔ چنانچہ عجیب اتفاق ہوا ،اتفاق تو نہیں تصرف تھا اللہ تعالیٰ کا کہ اچانک اتنی تیز موسلا دھار بارش ہوئی کہ وہ جو آگ کی لپکیں گھر کی دیواروں سے لگ رہی تھیں وہ وہیں کھڑے ہوگئیں اور آگ وہیں بجھ گئی اور مولوی رحمت علی صاحب ٹھیک ٹھاک اللہ کے فضل کے ساتھ اسی طرح نیچے اُتر آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''جب کوئی عذاب آجاتا ہے تو پھر جس صاحب قوت یا صاحب جمال یا صاحب مال سے خدا کے برابر محبت کرتے تھے وہ کسی کام نہیں آتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے: اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا کہ بل بوتہ سب اللہ ہی کے لئے۔ کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دے سکتی۔ حسن و جمال، علم و فضل کی قوت تو تلواروں کے ماتحت ہے، الٰہی قوت کسی کے ماتحت نہیں۔''

(حقائق الفرقان۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

بعض لوگ وظیفے کرتے ہیں، بہت لمبے لمبے وظیفے اور گھٹنوں دریا میں کھڑے ہو کر یا گھٹنوں کے بل جھک کر سخت جسمانی ریاضتیں بجالاتے ہیں لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان باتوں کے سخت خلاف تھے آپ بالکل پسند نہیں کرتے تھے کہ اس قسم کی جسمانی مشقتیں کی جائیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے چلّہ کشی کا طریقہ پوچھا آپ نے فرمایا: تم بعد نماز دس بار درود شریف پڑھو، دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھو، ۳۱ بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھو اور اس وقت ۳۱ مرتبہ لَاحَوْلَ نہ ہوسکے تو ۲۱ بار اور جو اکیس بار نہ ہوسکے تو گیارہ بار ضرور پڑھ لینا۔ مگر ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا کہ وظائف اور مجاہدے بناوٹی چیزیں ہیں اور غیر مسنون اور بدعت ہوتے ہیں۔ جو میں نے بتلایا ہے وہی پڑھو اور جتنی دیر وظیفہ میں لگے وہ نماز میں خرچ کرو۔ نماز میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بکثرت پڑھو اور رکوع اور سجدے میں بعد تسبیح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ زیادہ پڑھو اور اپنی زبان میں نماز کے اندر دعائیں کرو۔ اسی میں منازل سلوک طے ہوجائیں گی۔ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

اب میں اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کو بیان کرنے والی قرآن کریم کی دوسری آیات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک آیت پوری وضاحت سے ہمیں یہ سمجھا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت کن کن مضامین پر مشتمل ہے۔

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ ۔ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ﴾ (سورۃ ہود: ۶۷)

پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی اور اس دن کی ذلت سے بچالیا۔ یقیناً تیرا رب ہی دائمی قوت والا (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

﴿اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا ۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ (سورہ الحج: ۴۰، ۴۱)

اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اب یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لوگ یہ کہتے ہیں مثلاً عراق کی جنگ کے متعلق کہ یہ جہاد ہے۔ یہ اس قسم کا جہاد تو ہے کہ مجبوراً اپنے ملک کے دفاع کے لئے ان کو لڑنا پڑ رہا ہے۔ لیکن یہ وہ جہاد نہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہم ضرور ان کی مدد پر قادر ہیں اور ضرور یہ غالب آئیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خلاف کتنی لڑائیاں ہوئیں مگر ایک میں بھی آپ نے دشمن سے شکست نہ کھائی۔ کمزور ہونے کے باوجود بھی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے غالب رہے اور خدا کا یہ وعدہ آپ کے حق میں پورا ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی بہت مدت تک مسلمانوں کا رعب قائم رہا اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے بڑی بڑی جماعتوں کو شکست دی تو اللہ تعالیٰ کا جو جہاد کا وعدہ ہے کہ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ ۔ یہ بہت ہی اہم وعدہ ہے اور اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ جہاد یہ اصلی ہے یا نقلی ہے۔ نقلی نہ سہی دوسرے درجہ کا ہے۔ دوسرے درجہ کا جہاد تو وہ ہے جو اپنی ملکیت کے دفاع میں انسان لڑتے ہوئے اپنی چیز کی حفاظت میں اپنی جان کھو دے اور نقصان اٹھائے۔ لیکن اوّل جہاد وہی ہے جس میں خدا کے حکم پر عملدرآمد سے روکا جا رہا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب القدر)

حضرت علاء بن بشیر المزنی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ مقابلہ کے وقت سب سے زیادہ قوی اور بہادر ہوتے تھے اور خدا کے ذکر کے وقت سب سے زیادہ گریہ وزاری کرنے والے ہوتے تھے۔ (مسند احمد۔ مسند باقی مسند المکثرین)

ایک دفعہ مدینہ کے شمال سے ایسا شور اٹھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خطرہ ہے۔ حضور اپنے گھوڑے پر اکیلے وہاں پہنچے اور جا کے جائزہ لیا اور واپس آ کے صحابہ کو بتایا کہ فکر نہ کرو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کوئی محافظ اور نہیں لیا بلکہ اکیلے ہی اس میدان میں نکل گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کہیں حملہ آور ہوتا تھا تو آپ سب سے آگے میدان میں ہوتے تھے اور صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 5D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

ایک واقعہ ہے جو جنگ احد میں پیش آیا۔ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس صرف بارہ صحابہ رہ گئے تھے۔اس موقعہ پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا کہ کیا تم میں محمد موجود ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جواب دینے سے صحابہ کو منع فرمادیا۔پھر اس نے کہا کہ کیا تم میں ابوقحافہ کے بیٹے یعنی ابوبکر موجود ہیں؟ پھر اس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا: کیا تم میں خطاب کے بیٹے یعنی حضرت عمرؓ موجود ہیں؟ اس پر بھی صحابہ خاموش رہے۔پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا اور کہا: جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا تھا وہ تو مارے گئے ہیں۔حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کرسکے اور بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے دشمن! خدا کی قسم! جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے، وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تیرے لئے وہی باقی رہ گیا ہے جو تجھے برا لگے گا۔اس پر ابوسفیان نے کہا: آج جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے، کبھی ادھر جھکاؤ ہوتا ہے کبھی اُدھر۔تمہیں کچھ لاشیں مثلہ کی ہوئی ملیں گی مگر کہتا ہے میں نے اس کا حکم نہیں دیا۔یعنی ناک کاٹ دیا کرتے تھے یا کان کاٹ دیا کرتا تھے۔لاشوں کو بڑا ہی بدصورت بنادیا کرتا تھے۔وہ کہتا ہے آپ کے ہاں جو شہید ہوئے ان میں سے بھی بعضوں کا مثلہ کیا گیا ہے مگر میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔اس کے بعد اس نے یہ نعرہ لگایا **اُعْلُ ھُبَل! اُعْلُ ھُبَل!** یعنی ھبل بت کی جے ہو، ھبل بت کی جے ہو۔اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ حضورؐ نے فرمایا تم کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے۔اس کے مقابل کوئی بلند نہیں ہے۔ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا: ہمارے پاس عزّیٰ ہے اور تمہارے پاس کوئی عزّیٰ نہیں۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا: **اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔** ہمارے ساتھ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجھاد و السیر باب یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شجاعت اور زخموں پر صبر کا یہ حال ہے کہ اُحد جس میں آپ کے دانت بھی شہید ہوگئے تھے اور بیہوش ہو کر زمین پہ جا پڑے تھے۔اُحد کی لڑائی کی شام جب حضور واپس لوٹے ہیں تو صحابہ کے ساتھ آپ نے رات بسر کی اور صبح نماز کے وقت بلالؓ سے کہا وہ اذان دے۔حضرت بلالؓ نے اذان دی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حکم دیا کہ جو لوگ اُحد میں ہمارے ساتھ شامل تھے وہی اب میرے ساتھ چلیں گے اور کوئی نہیں جائے گا۔چنانچہ وہ تمام صحابہ جو زخموں سے چور تھے انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی وہ آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔باہر نکل کر آپ نے ایک جھنڈا منگوایا اور وہ حضرت علی کے سپرد کردیا۔سب زخموں سے چور تھے۔آپ حمراء الاسد پہنچے جو کہ مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر ہے تو مسلمانوں نے ایک بہت بڑی آگ جلائی جو دور دور سے نظر آتی تھی اور یوں لگتا تھا کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس سے کفار کے دلوں پر ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ فوراً مکہ لوٹ گئے۔رسول اکرم ﷺ صحابہ کے ہمراہ سوموار، منگل اور بدھ تک تین دن وہاں ٹھہرے رہے۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۷۵)

عبدالواحد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو حضرت جابرؓ نے بتایا کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان آگئی جو ٹوٹ نہیں رہی تھی۔لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ چٹان خندق کھودنے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی ان سب کی طرح بھوکے تھے اور آپؐ کے پیٹ پہ بھی پتھر بندھے ہوئے تھے مگر شجاع اتنے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ کدال مجھے دو، میں ضرب لگاتا ہوں۔چنانچہ آپؐ نے اس کدال سے ضرب لگائی اور وہ چٹان جو تھی جو ٹوٹتی ہی نہیں تھی کسی دوسرے صحابی سے وہ پارہ پارہ ہوگئی۔(صحیح البخاری. کتاب المغازی)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں ہمیں نماز سے روک دیا گیا۔یعنی دشمن کا حملہ اتنا شدید تھا کہ نماز کی کوئی ہوش ہی نہ رہی یہانتک کہ نماز مغرب کا وقت ہوگیا لیکن جب وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا۔کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان دو۔ظہر کی نماز اسی طرح پڑھائی جیسے عموماً پڑھاتے تھے۔پھر عصر کی نماز اس طرح پڑھائی جیسے روزمرہ پڑھایا کرتے تھے۔پھر مغرب کی نماز جیسے عموماً پڑھایا کرتے تھے آپ نے اسی طرح پڑھائی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس دن ایک نماز ایسی کرائی جس میں آدھی نماز تھی وہ۔یعنی دو رکعتوں کی بجائے ایک رکعت اور صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ باری باری آئیں۔اپنے ہتھیار رکھ دیں تھوڑی دیر کے لئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لیں۔وہ نماز پڑھ کے پھر واپس چلے جاتے تھے اور وہاں باقی رکعت اپنی اکیلے پوری کرلیا کرتے تھے اور اس طرح آنحضرت ﷺ نے اس خوفناک جنگ کے دوران بھی نماز کا بہت خیال کیا۔صحابہ کے ساتھ آپ کو جو محبت تھی یہ اس کی علامت ہے۔آپ پسند نہیں کرتے یہ فوت ہو جائیں یا لڑائی میں شہید ہو جائیں اور ان کو پیچھے نماز پڑھنے کی حسرت رہے۔چنانچہ ان کو یہ موقعہ مل گیا کہ آنحضورؐ کے پیچھے انہوں نے نمازیں پڑھیں۔

ایک موقعہ پر حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کررہے تھے کہ آپ کو خبر پہنچی کہ مشرکین یہ باتیں کررہے ہیں کہ صحابہ کی چال سے لگتا ہے کہ کمزور پڑ گئے ہیں۔اس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تیز چل کر طواف کیا کریں اور مشرکین سے اپنی قوت کا اظہار کریں۔(مسند احمد بن حنبلؒ. مسند بنی ھاشم)

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوعمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔انہوں نے کہا: مَیں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے، یعنی اپنے بھاگنے کی بات پر چپ کرگئے گول کرگئے اور یہ بات کہ کہ رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے۔ابوسفیان بن حارث آپؐ کے خچر کو پکڑے ہوئے چل رہے تھے۔آپؐ نیچے اترے اور صحابہ کو یہ کہتے ہوئے آواز دی کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب   وَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِب

کہ مَیں خدا کا نبی ہوں اور مَیں جھوٹا نہیں ہوں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔اب یہ بڑی شان کی بات تھی کہ جب صحابہ کے پاؤں اکھڑ رہے تھے اور تیزی سے چاروں طرف سے بھاگے جارہے تھے اس وقت آپ نے دشمن کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور کہا میری خاطر تم سب لڑ رہے ہو تو میں تو یہاں ہوں۔اس لئے اب مارنا ہے تو آؤ میری طرف آؤ۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ نَزِّلْ نَصْرَکَ کہ اے اللہ! ہماری نصرت فرما۔

حضرت براء کہتے ہیں کہ جب شدید جنگ ہوتی تھی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے سب سے بہادر وہ ہوتا جو آنحضرت ﷺ کی صف میں ہوتا تھا۔

(صحیح مسلم. کتاب الجہاد والسیر)

﴿مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ. اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ (سورۃ الحج: ۷۵)

انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں صفت قوی سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی بھی کام کے کرنے سے عاجز نہیں۔نہ اُسے کسی کام میں کوئی مشکل پیش آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو بھی پیدا نہ کرسکیں۔اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں بلکہ اگر مکھی اُن کی چیز چھین کرلے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں۔اُن کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہئے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۰)

ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"یاد رکھو کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے۔ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔اس کی حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے جو ہر ایک ذرہ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں۔جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اس گروہ میں داخل ہے جو مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

مصداق ہیں اور چونکہ انسان کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اس طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم کی اس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سرّ ہے۔" (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۲۰، ۲۱۔ بقیہ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے اندر جتنا ڈوبتے چلے جاؤ اور نظر آتا جائے گا اور نئے سے نئی دنیائیں دریافت ہوتی جائیں گی۔ ایک ذرے کا بھی صحیح سرّ معلوم نہیں ہوسکتا ہے۔ وہ عجیب شان ہے خدا تعالیٰ کی کہ نہ اس کی باریکی کی کوئی انتہا ہے نہ اس کی بڑائی کی کوئی انتہا ہے۔ کائنات کو دیکھیں تو اتنی وسیع ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے اور اگر ذرّے کا جگر چیریں تو ہر ذرّے کے اندر مزید دنیائیں نظر آتی چلی جائیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہر ایک جو زندہ رہے گا اور دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور اُن سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں، تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہوسکتا ہے اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلّیات کے ساتھ اُن کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہوسکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذاء اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی! دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملادوں گا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۷۔ صفحہ ۵۳)

میرا بھی ایک شعر تھا کہ "خدا اڑادے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا" کہ یہ جو بگولے اٹھ رہے ہیں مخالفت کے اللہ تعالیٰ ان کی خاک اڑادے گا اور ان کو رسوائے عام کرے گا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں ۱۸۹۳ء کا:- "اِنِّیْ مَعَکَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَ اِنِّیْ نَاصِرُکَ وَ اِنِّیْ بُدُّکَ الْاَزِمُ وَ عَضُدُکَ الْاَقْوٰی۔ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْعُوَالْخَلْقَ اِلَی الْفُرْقَانِ وَ دِیْنِ خَیْرِ الْوَرٰی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۳۸۳)

تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری مدد کروں گا اور میں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت ﷺ کے دین کی دعوت دوں۔

پھر ۱۹۰۳ء کا ایک اور الہام ہے: "اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وَ اِنَّہٗ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اِنَّمَا اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ"۔

خدا کا امر آرہا ہے، پس تم جلدی مت کرو۔ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی ادب اور حیا اور خوف الٰہی کی پابندی سے اُن ظنّی راہوں کو بھی چھوڑتے ہیں جن میں معصیت اور نافرمانی کا گمان ہوسکتا ہے اور دلیری سے کوئی قدم نہیں اٹھاتے بلکہ ڈرتے ڈرتے کسی فعل یا قول کے بجالانے کا قصد کرتے ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے جو اُس کے ساتھ اخلاص اور اُس کے بندوں سے نیکی بجالاتے ہیں۔ وہ قوی اور غالب ہے۔ وہ ہر ایک امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جب وہ ایک بات کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو۔ پس وہ بات ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۳۸۷ اور ۳۹۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

کُنْ فَیَکُوْن کا مطلب ہے کہ وہ کُنْ کہتا ہے تو وہ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مکمل ہو کر رہتی ہے۔ اب یہ خیال کہ فوراً ہو جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ اب دیکھو جب زمین آسمان بنائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا تو زمین بننا شروع ہوگئی تھی یا کائنات بننا شروع ہوگئی مگر اس کو تکمیل میں بلین سال لگے ہیں۔ تو کُنْ فَیَکُوْن کا یہ مطلب ہے کہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ملک میں بہت تکذیب پھیل گئی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا ایک قوی ہاتھ دکھائے گا اسی کے نتیجے میں ملک میں طاعون پھیلے گی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے اور وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ (تذکرہ صفحہ ۷۹۱۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب جب طاعون پھیلا ہے تو اس سے دشمنوں کے گھر کے گھر اجڑ گئے تھے اور اتنی زیادہ بربادی آئی کہ جو مخالفین تھے ان کے مُردوں کو دفنانے کے لئے کوئی نہیں ملتا تھا۔ صرف احمدی تھے جن میں یہ جرأت تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اور وہ ان کی لاشیں دفن کرتے تھے۔ تو اسی طاعون کے نشان سے کثرت سے پھر احمدیت پھیلی ہے۔ میں نے حساب لگایا تھا جس کثرت سے احمدیت طاعون کے زمانے میں پھیلی ہے کسی اور زمانے میں اتنی کثرت سے نہیں پھیلی۔ بعض دفعہ اتنی ڈاک آیا کرتی تھی بیعتوں کے لئے کہ ڈاکئے کو دو تین پھیرے لگانے پڑتے تھے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ یہی طاعون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں آئی اور جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا میرے گھر میں ایک چوہا بھی نہیں مرے گا، تو ہمارا گھر جو ہندوؤں کے گھر کے ساتھ تھا وہاں بہت چوہے ہوا کرتے تھے لیکن طاعون سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر میں ایک چوہا بھی نہیں مرا۔

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ وہم ہو گیا، وہم کیا یقین تھا کہ ان کو طاعون ہو گیا ہے، گلٹی بھی نکل آئی تھی اور شدید درد تھا، یہانتک کہ وہ سمجھے تھے کہ اب موت قریب ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہر علاج کر دیکھا مگر کوئی پیش نہ گئی تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اطلاع کی گئی کہ مولوی محمد علی صاحب موت کے قریب ہیں۔ آپ آئے اور آکر مولوی محمد علی صاحب کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کہا تپ کا تو کوئی نشان نہیں۔ نام ونشان بھی نہیں، مولوی محمد علی صاحب نے ہاتھ لگا کے دیکھا تو واقعی کوئی تپ نہیں رہا تھا۔ وہ اٹھ کے بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں طاعون نے جو نشانات دکھائے ہیں وہ لامحدود ہیں۔

۱۸ر جنوری ۱۹۰۸ء کا الہام ہے:- "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں" (تذکرہ صفحہ ۷۲۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے عرض کرتے ہیں:-

اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے۔ اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے۔ اور زمین تیرے راستباز اور مُوحّد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔

اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا۔ اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۱۶۳)

اب عراق کی جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے تو ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنی احمدی ایمنسٹی کے ذریعے ضرور بجھوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلا ہیں اور جہاں تک دعا کا تعلق ہے ایک دعا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے: اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ کہ اے اللہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردے، پارہ پارہ کردے اور ان کو پیس کے رکھ دے۔ ایک اور دعا ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ پس یہ دعائیں کریں لیکن یاد رکھیں کہ ان لوگوں میں بھی خدا کے نیک بندے موجود ہیں، اور وہ عراق سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ یعنی عراق کے مسلمانوں سے۔ پس جتنی Ralies نکل رہی ہیں ان میں کثرت کے ساتھ غیر مسلم شامل ہوتے ہیں، عیسائی شامل ہوتے ہیں اور وہ عراق کے ساتھ یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو وہ ہماری بددعاؤں کے سزاوار نہیں ہیں۔ اللہ ان کو بچائے اس آفت سے اور جو ان میں سے ظالم ہیں ان کو پکڑے۔

قسط نمبر 3

دور خلافت رابعہ سے متعلق

میری حسین یادیں

جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے شرف ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ خاکسار کو خلافت ثالثہ کے آخری سالوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے کی سعادت مل گئی تھی لیکن باوجود بار بار کی کوشش کے ربوہ جانے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کا شرف نہ پاسکا۔ خاکسار مسلسل کوشش کرتا رہا۔ اس عرصہ میں حضور خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وصال ہوگیا۔ حضور کی ملاقات کی تمنا پوری نہ ہوسکی۔ بالآخر خاکسار کو 1983 کے آخر میں یعنی خلافتِ رابعہ کے دوسرے سال میں ویزا مل گیا۔ اور خاکسار دسمبر 1983 کو جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے قادیان سے ربوہ روانہ ہوا۔ قادیان سے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور درجنوں درویشانِ کرام پر مشتمل ایک وفد بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ربوہ روانہ ہوچکا تھا۔ خاکسار اُس وقت جامعہ احمدیہ قادیان کے ابتدائی سالوں میں زیر تعلیم تھا۔ میرے ساتھ جامعہ احمدیہ کے دو سینئر طالب علم مکرم ٹی ایم محمد صاحب و مکرم فاروق بنگالی صاحب شریک سفر تھے۔

قادیان سے ربوہ تک کا یہ روحانی سفر ناقابل فراموش یادوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ میں ایک ناقابل بیان روحانی لذت اور سرور میں ڈوبا ہوا تھا بے صبری سے دل تڑپ رہا تھا اس مبارک گھڑی کے لئے جب خلیفہ وقت کی ملاقات سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سرور نصیب ہوگا۔ ربوہ پہنچنے پر وہاں کے ایک ایک ذرہ کو نظر تحسین سے دیکھتا رہا اور وہاں کے مقامات مقدسہ میں پھرتے ہوئے دل میں یہی خیال آرہا تھا کہ یہ کوئی الگ مرکز تو نہیں ہے۔ یہ قادیان کا ہی ظل تو ہے۔ اجنبیت کا خیال یکلخت دل سے مٹ گیا۔

اب جلسہ شروع ہونے میں دو تین دن باقی تھے جلسہ سالانہ کی باقاعدہ ڈیوٹیوں کا آغاز ہوچکا تھا۔ انتظامیہ کی طرف سے ہم تینوں طلباء کی ڈیوٹی ہندوستان سے گئے ہوئے مہمانوں کی ضیافت کیلئے لگائی گئی۔ اس جلسہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ بعض اور سرکردہ ناظران و افسران جماعت شریک تھے اور دارالضیافت میں قیام پذیر تھے۔ ہجرت لندن سے قبل کا یہ آخری جلسہ تھا جس میں کم و بیش ۳ لاکھ افراد شریک تھے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ہم نے بہت فائدہ اٹھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے جملہ خطابات سے براہ راست ہم مستفید ہوتے رہے۔ اور اس کے علاوہ علماء جماعت کی روح پرور تقاریر سے بھی لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم جیسے بزرگان سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اور کئی ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی فیض پانے کا موقعہ ملا۔

ایام جلسہ کے بعد ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ سب سے پہلے قادیان والوں کی اجتماعی ملاقات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی قیادت میں ہوئی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف باری باری ہم سب کا تعارف کرواتے رہے۔ اور ہمیں حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔

درویشان قادیان میں سے بعض کی خواہش تھی کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی خدمت میں یہ خواہش کی گئی کہ حضور انور سے اس بارے میں راہ نمائی حاصل کی جائے آپ نے ازراہ کرم اس پر اتفاق فرمایا۔ اور حضور انور سے اجازت حاصل کرکے ہم سب کو وقت اور جگہ کے بارے میں اطلاع دے دی گئی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ہم سب قصر خلافت کے ایک ہال میں جمع ہوئے جہاں پر ہم سب نے دستی بیعت کا شرف پایا۔ غالباً ہماری تعداد 30 تا 40 تھی خاکسار کو اس وقت بہت قریب سے حضور انور کو دیکھنے اور آپ کے روحانی فیوض سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

چند دن بعد ہم تینوں طلباء جامعہ احمدیہ قادیان نے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست بھجوائی۔ کہ ہم جامعہ کی طرف سے ملنا چاہتے ہیں حضور نے ازراہ کرم اسکی اجازت مرحمت فرمائی۔ مقررہ وقت پر ہم حاضر ہوئے۔ حضور ہم سے جامعہ احمدیہ قادیان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ دوران گفتگو بورڈنگ کے قیام کے بارے میں دریافت کرنے پر مکرم فاروق احمد صاحب نے کہا کہ حضور ہم تو ایک چارپائی رکھتے ہیں سوتے بھی اُسی پر ہیں۔ پڑھتے بھی اُسی پر اور اُسی پر کھاتے ہیں۔ کھانے کیلئے کوئی مخصوص جگہ نہیں ہے۔ اور پڑھنے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میز کرسی نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے۔ اور ساتھ ہی مکرم فاروق صاحب نے کہا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اسقدر سہولتیں تو میسر ہیں۔ اسپر حضور نے برجستہ فرمایا ”خدا کا فضل ہے“ میں میاں وسیم سے کہتا ہوں۔

اس گفتگو کے ساتھ ہی ہماری ملاقات کا وقت ختم ہوگیا۔ حضور مصافحہ کرکے واپس تشریف لے جانے لگے۔ اتنے میں میرے منہ سے بے اختیار دبی آواز میں یہ الفاظ نکلے ”حضور معانقہ“ یہ سنتے ہی حضور نے یکدم رخ مبارک ہماری طرف پھیرا اور سب سے پہلے مجھے شرف معانقہ بخشا۔ اسکے بعد میرے دونوں ساتھیوں سے بھی معانقہ فرمایا۔ اس دوران فوٹو گرافی کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ الحمد للہ۔ اس واقعہ پر چند دن ہی گذرے تھے کہ حضور انور کی طرف سے باضابطہ فرمان قادیان آچکا تھا اور باقاعدہ ڈائننگ ہال میز کرسیاں سٹڈی ٹیبل وغیرہ سب اشیاء کا انتظام ہوچکا تھا۔

حضور انور کی طرف سے ہم عاجزوں کی ایک خواہش کی اسقدر تیزی کے ساتھ تکمیل ہمارے لئے ایک حیرت انگیز بات تھی یہ 1984 کے آغاز کا واقعہ ہے۔ ہم نے خدا کا شکر کیا۔ اجتماعی ملاقات کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے خاکسار کا تعارف اور خاندانی پس منظر اور اپنے قبول احمدیت کے بارے میں بیان فرمایا تھا حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے تھوڑی دیر رکے رہے۔ اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں خاکسار نے عرض کی کہ حضور میرے نام کے ساتھ کوئی تخلص بطور تبرک اضافہ فرمائیں۔

اسپر حضور نے فرمایا ”آپ مجھے لکھیں“ چند دن بعد خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں ایک درخواست بھجوائی اسپر حضور نے تحریر فرمایا ”حامد“ رکھ لیں۔ اُس وقت سے خاکسار نے اپنے نام کے ساتھ ”حامد“ کا اضافہ کیا۔ بعد ازاں خاکسار کے دونوں بچوں کے نام بھی خاکسار کی درخواست پر حضور انور نے تجویز فرمائے۔

آغاز خلافت سے لیکر آخر تک خاکسار کو حضور انور سے خط و کتابت کی توفیق ملتی رہی۔ آخری خط جو حضور انور کی طرف سے ملا اس پر 18 اپریل یعنی وفات سے ایک دن قبل کی تاریخ درج تھی۔

خاکسار نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے بہت فیض پایا۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو غریق رحمت فرمائے اور آپ کے درجات بلند سے بلندتر کرتا چلا جائے اور آپ کی مقدس روح کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دائمی رفاقت نصیب ہو۔ آمین۔

(زین الدین حامد استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

☆☆

ایم ٹی اے کی وجہ سے ہم مرزا صاحب کو پہلے سے زیادہ اپنے قریب اور گھر کا ممبر سمجھنے لگے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے انتقال فرماجانے کا جب مجھے علم ہوا تو میرے دل و دماغ نے گہرا صدمہ محسوس کیا ایم ٹی اے کی وجہ سے ہم مرزا صاحب کو پہلے سے بھی زیادہ اپنے قریب اور گھر کا ممبر سمجھنے لگے تھے۔ جب بھی دل چاہتا ایم ٹی اے لگاکر دیکھ اور سن لیتے۔ ان کی نصیحتیں ایسی لگتی تھیں کہ جیسے اپنی ہی فیملی کا کوئی بڑا ممبر ہمیں نصائح فرمارہا ہوں۔ ہم اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے ہیں جو ہم اس سرزمین پر پیدا ہوئے جہاں بھگوان کو جاننے والا نیک شخص پیدا ہوا۔ مرزا صاحب نے نیک راہ پر چلتے ہوئے ہمیں سیدھا راستہ خدا تک پہنچانے کا دکھایا۔ ایسے خدا کے بندے کو دل کی گہرائیوں سے شردھانجلی اور خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی کمی کو پورا کرتے ہوئے جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ طاقت عطا فرمائے۔

حضرت مرزا صاحب کی وفات سے لیکر تادم انتخاب خلافت خامسہ اس مشکل اور اندوہناک گھڑی میں احباب جماعت نے جس صبر، حوصلہ، ڈسپلن اور بے نظیر اتحاد و اتفاق اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے اس نے میرے دل و دماغ میں ایک انمٹ نقوش چھوڑ دیا ہے۔

(کشمیر سنگھ راجپوت

جنرل سیکرٹری بی جے پی۔ پنجاب

اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دعاؤں سے خاکسار کو نعم البدل کے طور پر بیٹا عطا فرمایا:

خاکسار محترم ملک نذیر احمد صاحب درویش مرحوم کا بیٹا ہے اور بحیثیت کارکن نشرواشاعت میں خدمت بجا لا رہا ہے خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ کے تقریبا آغاز سے ہی خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ کی توفیق ملی ہے جو آخر تک جاری رہا بعض خطوط

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

موسم گرما کی بیماریاں اور ان کا علاج

ڈاکٹر طارق احمد انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

موسم گرما ہندوستان میں الگ الگ علاقوں میں الگ الگ وقت پر شروع ہوتا ہے قادیان میں عموماً اپریل کے وسط سے گرمی کا موسم شروع ہو جاتا ہے اور ستمبر کے آخر تک رہتا ہے لیکن شدید گرمی جون جولائی میں ہی پڑتی ہے۔ مکھیاں اور مچھر بھی اپنے عروج پر ہوتے ہیں۔ شدید گرمی اور مکھیوں و مچھر کی کثرت طرح طرح کی مشروبات کے استعمال وغیرہ بھی اس موسم میں کئی بیماریوں کی وجہ بن جاتے ہیں۔ ان کی جانکاری اور ان سے بچنے کا کچھ علم حاصل ہو تو فائدہ ہوتا ہے۔

ان دنوں میں عام طور پر ہونے والی بیماریوں میں سے ٹائی فائیڈ اور ملیریا اور دیگر بخار خاص قابل ذکر ہیں۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے گرمی کا بخار ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اور اُلٹی دست وغیرہ بھی گرمی کے موسم میں عام ہو جاتے ہیں۔

ٹائفائڈ بخار:۔ کے متعلق کچھ ذکر کرتے ہیں قادیان کے بچے بچے کو ٹائفائڈ کے بخار سے واقفیت ہے اور ڈر بھی کیونکہ یہ بخار یہاں پر عام ہے سارا سال ہوتا ہی رہتا ہے۔ کئی لوگوں کو سال میں دو تین بار ہو جاتا ہے خاص کر کے گرمی کے موسم میں بہت لوگوں کو اسکا حملہ ہوتا ہے۔ پھر اسکے لئے خون ٹیسٹ کرنے سے بچے بہت گھبراتے ہیں۔

دو سو سال قبل اس بیماری کی صحیح پہچان ہو گئی تھی۔ چونکہ اس بیماری میں انتڑیوں کا کچھ حصہ خاص طور پر متاثر ہوتا ہے اس لئے اس کا نام Enteric Fever بھی رکھا گیا ہے۔ صفائی کا خاص خیال رکھنا صاف ستھرا کھانا اور صاف پانی کے استعمال سے اس بیماری کی روک تھام ہو جاتی ہے۔

اس لئے یورپ و امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں یہ بیماری شاذ ونادر نظر آتی ہے جبکہ ہندوستان پاکستان جیسے ملکوں میں یہ بیماری عام ہے۔ ساری دنیا میں کروڑوں انسانوں کو یہ بیماری ہوتی ہے۔ اور سالانہ کئی لاکھ لوگ دنیا بھر میں اس بیماری سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عموماً Salmonella Typhi اور کچھ حد تک Salmonella Paratyphi جیسے جراثیم اس بیماری کے جڑ ہیں جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو عام طور پر کھانے پینے کے سامان کے ذریعہ چلے جاتے ہیں اور اسطرح بیماری پھیلتی ہے۔ جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہونے کے بعد ان کی تعداد اور مریض کی صحت اور قوت مدافعت کے مطابق تین دن سے تین ہفتہ کے اندر یہ بیماری رونما ہو سکتی ہے اور اُسی کے مطابق شدت بھی اختیار کرتی ہے۔

بیماری کی علامات

جیسا کہ بیماری کا نام بتا رہا ہے یعنی Typhoid Fever یا Enteric Fever اس بیماری کی سب سے بڑی علامت بخار ہے جو عام طور پر چھوٹنے کا نام نہیں لیتا۔ بخار ہلکا ہو سکتا ہے جو عام طور پر سارا دن رہتا ہے یا پھر بہت شدید 105 ڈگری یا 106 ڈگری تک بھی ہو سکتا ہے۔

20%-40% مریضوں کے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے اسکے علاوہ سخت سردرد سردی کھانسی گلے کی خرابی کمزوری بھوک کی کمی چکر وغیرہ بھی اسکی علامتوں میں شامل ہیں۔ کچھ مریضوں کے بدن میں ہلکے گلابی رنگ کے دانے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جنہیں Rose Spots کہا جاتا ہے چھوٹے بچوں کو دست بھی لگ جاتی ہے لاپرواہی سے جب بیماری بڑھ جاتی ہے تو دو تین ہفتہ کے بعد اسکے خطرناک اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ جسم کے ہر حصہ یعنی دماغ جگر دل گردے ہڈی پتے وغیرہ میں یہ سوزش پیدا کرتی ہے۔ انتڑیوں میں اور میدے سے خون بہنے لگتا ہے اور انتڑیوں میں سُراخ ہو جاتا ہے۔ یعنی Intestinal perforation ہوتا ہے جسکے لئے اپریشن کرنا پڑتا ہے۔ خاکسار نے گھانا میں اس قسم کی چند اپریشن بھی کئے تھے جب Typhoid کی وجہ سے انتڑیوں میں سراخ ہو گیا تھا۔

اپریشن کے بعد مریض Typhoid کا علاج کرانے پر عموماً صحت یاب ہو جاتا ہے۔

کچھ مریضوں کو Typhoid بار بار ہو جاتا ہے اور کچھ مریض بظاہر صحت یاب ہوتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر اُنکے پیشاب اور پاخانہ میں ٹائفائڈ کے جراثیم نکلتے رہتے ہیں۔ عورتیں اور وہ لوگ جنکے پتے میں پتھری یا کوئی بیماری ہو اس قسم کے ٹائفائڈ کے Carrier بن جاتے ہیں۔ اور یہ بیماری کو پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ اگر اس قسم کے لوگ کھانا پکانے کے کام میں سکول مدرسہ ہوٹل وغیرہ میں لگائے جائیں تو بہت سارے لوگوں کو ٹائفائڈ کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

تشخیص: ۔اوپر جو ٹائفائڈ کی علامات بتائی گئی ہیں ان کے علاوہ کچھ لیبارٹری ٹیسٹ بھی کیا جاتا ہے عام طور پر ویڈال ٹیسٹ کیا جاتا ہے مگر یہ اتنا قابل اعتماد نہیں ہے۔ یہ ایک Serological test ہے جس میں جراثیم نہیں بلکہ اُسکے خلاف خون میں پیدا ہونے والے Agglupinins کو ماپا جاتا ہے۔ اور Titre 1.80 سے آگے اگر بڑھتی رہے تو ٹائفائڈ کا امکان ہوتا ہے۔ خون پیشاب پاخانہ وغیرہ کے کلچر میں اگر ٹائفائڈ کے جراثیم پائے جائیں تو یہ بیماری کے پختہ ثبوت مانے جاتے ہیں۔ مگر اسطرح کا ٹیسٹ فوری طور پر نہیں کیا جاسکتا اور رپورٹ آنے میں بھی دیر لگتی ہے۔ اسلئے clinical diagnosis بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔

علاج: پہلے Ampicillin, chloramphenicol اور Cotrimuxazole جیسے ادویات عام طور پ بہت کامیاب تھے اور عموماً دو ہفتہ کا کورس ہوتا تھا۔ جب میں گھانا سے قادیان آیا تو آتے ہی مجھے اور میرے بچوں کو ٹائفائڈ اور یرقان وغیرہ ہونے شروع ہو گئے۔ مجھے ٹائفائڈ کا سخت حملہ ہوا اور میں بال بال بچ گیا۔ پرانی دوائیوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ قادیان میں پہلی بار مجھے ciprofloxacin استعمال کرنا پڑا۔ اب یہ دوائی بھی عام طور پر کام نہیں کر رہی ہے۔ پنجاب میں ادویات کے عام اور غلط استعمال اور جانوروں میں استعمال کی وجہ سے بھی بہت سارے جراثیم بہت جلد Resistant ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اب تقریباً تین سال سے M.D.R salmonella typhi نظر آنے لگا ہے۔ جو اکثر پرانے ادویات کو ناکام کر رہا ہے۔ ابھی فی الحال ciprofloxacin, ofloxacin, ceftraxone وغیرہ ایک ہفتہ سے دس دن تک استعمال کئے جاتے ہیں۔ بخار چھوٹ جانے کے بعد پانچ دن کا علاج کافی ہوتا ہے۔ باقی حالات کے مطابق دوسری ادویات دی جاتی ہیں۔ بخار کے وقت پانی juice پھل دودھ وغیرہ زیادہ تعداد میں لینا بہتر اور فائدہ مند ہوتا ہے۔

بیماری سے بچاؤ کے لئے ٹائفائڈ Vaccine بھی سال میں ایک بار سال کے شروع میں لے لینا چاہیئے مگر یہ سو فیصد بچاؤ نہیں کرتا۔ بیماری کو کم کرنے کے لئے ذاتی اور گاؤں وشہر کی Hygeine & sanitation کو بہتر بنانے کی بہت ضرورت ہے جس سے ٹائفائڈ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ☆☆

✿

حضور بزم سے یوں روٹھ جایا کرتے نہیں
حضور اپنوں سے دامن چھڑایا کرتے نہیں
حضور حدِ ادب ہے وگرنہ عرض کریں
کہ دل گرفتہ دلوں کو رلایا کرتے نہیں
حضور گھر پہ کوئی ہو نہ ہو ترے درویش
گدا ہیں ایسے کبھی در سے جایا کرتے نہیں
حضور آنے کا وعدہ وفا نہ ہو پھر بھی
کبھی نہ آنے کا اِمکاں جتایا کرتے نہیں
حضور وصل کے گُل رنگ خواب ہوں جس میں
سفید پیرہن اُس دل کو بھایا کرتے نہیں
حضور غم کی سیاہ رات ہو قبول جنہیں
وہ غم کا حال کسی کو سنایا کرتے نہیں
ترا وصال ترا وصل یار ہے جاناں
وگرنہ وقتِ وداع مسکرایا کرتے نہیں

(مبشر احمد محمود۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ: (7)

میں حضور کی جانب سے نہایت ہی حوصلہ افزاء محبت بھرے جوابات موصول ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے آغاز پر بھی نظارت نشر واشاعت کے ذریعہ جو کام ہوتے رہے ہیں اسکی رپورٹ پر بھی حضور رحمہ اللہ نے خاکسار کے ساتھ شفقت و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جب خاکسار کے ہاں پہلا بیٹا تولد ہو کر فوت ہو گیا تھا اس کی اطلاع حضور انور کی خدمت میں بھجوائے جانے پر حضور انور نے نعم البدل عطا ہونے کی دعا کی۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا فرمائی دونوں وقفِ نو میں شامل ہیں۔ حضور انور کے قادیان تشریف لانے پر خاکسار کو بھی ڈیوٹی دینے کا موقعہ ملا اور مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقدہ مجلس سوال وجواب کے موقعہ پر خاکسار کو بھی سوال کرنے کا موقعہ ملا۔ حضور نے خاکسار کے خاندانی حالات دریافت فرمائے اور سوال کا جواب ارشاد فرمایا۔ یہ میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے۔

(ملک فاروق احمد پشاوری)

زندگی صدام کے بعد

عراق امریکہ جنگ سے دس روز قبل امریکہ کے Time Magazine کے شمارہ 10 مارچ 2003ء میں مشہور مضمون نگار Mark Thompson کا ایک مضمون بعنوان LIFE AFTER SADDAM (زندگی صدام کے بعد) شائع ہوا ہے جس میں جنگ سے قبل ہی جنگ کے بعد کا تمام نقشہ کھینچ دیا گیا ہے اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق کے ساتھ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی موجودہ جنگ بالکل اسی فریم ورک کے مطابق وقوع میں آئی ہے جسے امریکہ کی فوج اور انتظامیہ نے پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ یہ مضمون انٹرنیٹ سے لیا گیا ہے ....☆

امریکہ عراق جنگ اب بظاہر ناگزیر لگتی ہے اس جنگ کے دوران عراق میں بڑے پیمانہ پر بمباری اور تباہی ہوگی۔ امریکی منصوبہ سازوں میں آج کل یہ سوال بہت زیادہ گردش کر رہا ہے کہ صدام حسین کے منظر سے ہٹ جانے کے بعد عراق کی صورتحال کیا ہوگی، حالات کیا رخ اختیار کریں گے اور ان حالات پر قابو کیسے پایا جائے گا۔ بعض ماہرین کے نزدیک مجوزہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے گی لیکن بعد میں پیدا ہونے والے حالات خاصے پیچیدہ ہو جائیں گے اور انہیں سنبھالنا اتنا آسان نہ ہوگا۔ جب کہ بعض دیگر ماہرین کے نزدیک صدام حسین حکومت کا اختتام نہ صرف عراق بلکہ پورے خطہ میں بہتر حالات پیدا کرنے کا موجب بن جائے گا۔ واشنگٹن میں صدام حسین کی حکومت کے خاتمہ کے بعد جن مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کیا جا رہا ہے ان کی جھلکیاں قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔

عراق پر حکومت کس کی ہوگی؟

انتظامی معاملات کا گہرا ادراک رکھنے والے امریکی اس امر پر متفق ہیں کہ عراق پر قبضہ کر لینا آسان ہوگا لیکن بعد میں اسے اچھی حالت میں عراقیوں کو واپس کرنا خاصا مشکل ہوگا۔ ایک نقطہ جس پر تمام کا اتفاق ہے یہ ہے کہ ہر قسم کے منصوبوں پر عملدرآمد جنگ کی صورت حال کے مطابق کیا جائے گا۔ اگر تو تمام کام منصوبہ کے مطابق ہوتے رہے تو آسانی رہے گی وگرنہ پھر جیسے حالات پیدا ہوں گے انہی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ عراق میں حکومتی اختیارات کے معاملہ میں اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، CIA کے نائب صدر اور محکمہ دفاع کے دفاتر کے مابین خاصے اختلافات ہیں۔ ۲۰/جنوری کو محکمہ دفاع کی طرف سے موجودہ وزیر دفاع کے دوست ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل Jay Garner کو Office of reconstruction and Humanitarian Assistance کا انچارج مقرر کیا گیا ہے جو کہ جنگ کے بعد وہاں امن اور تعمیر نو کے تمام اقدامات کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔ وزارت خارجہ کی طرف سے عراقی معاملات کے ماہر Ryan Crocker کو بغداد میں امریکی سفیر بنائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاہم وہ اپنی اس نامزدگی سے خوش نہیں ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ عراق میں طاقت کے سرچشمے تو وزارت دفاع کے پاس ہونگے۔

امریکی صدر نے عراقی تعمیر نو کے بارہ میں بات کرتے ہوئے جاپان اور جرمنی کی مثال دی تھی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان کی تعمیر نو میں امریکی افواج کا عمل دخل سات سال پر محیط ہے جبکہ جرمنی میں یہ دورانیہ چار سال کا ہے۔ اس بیان سے یہ واضح ہے کہ جنگ کے بعد عراق میں حکومت کے معاملات میں امریکی فوج کا بہت زیادہ عمل دخل ہوگا، یعنی مکمل اختیار جنرل ٹامی فرینک (Tommy Frank) کے پاس رہے گا۔ وزارت خارجہ کے تجزیہ کے مطابق تعمیر نو کا کام کئی سالوں تک جاری رہ سکتا ہے اور اس دوران چونکہ تمام اختیارات وزارت دفاع کے پاس ہونگے لہذا وہ خاصے مضطرب ہیں۔

ایک اور تجزیہ کے مطابق جنگ کے خاتمہ پر دو لاکھ امریکی فوجیوں کو کم از کم چھ ماہ کے لئے عراق میں رہنا پڑے گا۔ پھر دو سالوں کے دوران اس تعداد کو حالات کے مطابق بتدریج کم کیا جائے گا۔ بعد ازاں ۹۰ ہزار امریکی فوجی ایک لمبے عرصہ تک عراق میں مقیم رہیں گے۔ شروع کے دنوں میں بھاری امریکی افواج کی ضرورت اس لئے بھی ہوگی کہ عراق کی ساٹھ فیصد آبادی کو خوراک حکومت کی طرف سے مہیا کی جاتی ہے۔ صدام حکومت کے خاتمہ کے بعد عراق کی ۲۵ ملین آبادی کو راشن، پانی، میڈیکل اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کے لئے فوج کی مدد درکار ہوگی۔ جنرل فرانک نے اس سلسلہ میں اپنے ہراول دستہ کو پہلے ہی مکمل بریفنگ دے دی ہے۔ اسی طرح عراق میں مقیم کرد، شیعہ اور سنی افراد میں جنگ کو روکنے کے لئے بھی امریکی افواج کی بھاری تعداد درکار ہوگی۔

جنرل گارنر براہ راست جنرل فرانک کے ماتحت ہونگے اور سول انتظامیہ کے تمام امور کی ذمہ داری ان کی ہوگی۔ جنگ ختم ہوتے ہی سول انتظامیہ کو مؤثر کرنے کا پروگرام شروع کر دیا جائے گا۔ عراق کی تمام وزارتوں میں امریکی مشیر مقرر کئے جائیں گے جو کہ جنرل گارنر کو جواب دہ ہوں گے۔ ایک عرب نژاد امریکی جنرل John Abizaid کو اس کے عربی پس منظر کی وجہ سے حال ہی میں ترقی دے کر جنرل فرانک کا ڈپٹی مقرر کیا گیا ہے اور جنگ کے خاتمہ کے بعد حکومتی ذمہ داریوں میں وہ بھی فعال کردار ادا کریں گے۔

عراقی افواج کا مستقبل

امریکی قبضہ کے بعد عراقی افواج کو زیادہ تر خطرات لاحق نہیں ہوں گے۔ تاہم ہمسایہ ممالک کی جارحیت کے خلاف عراقی افواج کی موجودگی ضروری ہے۔ اسی طرح اگر عراقی افواج کو ظالمانہ طریقہ سے ختم کرنے کی سعی کی گئی تو پھر یہ بے روزگار لیکن تجربہ کار فوجی حکومت کے لئے بہت بڑی دردسر بن جائیں گے۔ ایک اور منصوبہ کے مطابق ان عراقی فوجیوں سے پولیس کا کام لیا جانا بھی مقصود ہے۔

صدام حسین کی بعث پارٹی کا مستقبل

امریکہ کے خفیہ اداروں نے صدام حکومت کے وفاداروں کے کوائف اکٹھے کئے ہیں اور ان کو تین درجوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے درجہ میں سرکردہ عہدیدار، صدر کے انتہائی وفادار اراکین، فوج کے اعلیٰ عہدیدار، سیکورٹی اور صدر کے خاندان کے افراد شامل ہیں۔ ان تمام کو گرفتار کر لیا جائے گا اور ان پر جنگی جرائم کے مقدمات چلا کر انہیں سزائیں دی جائیں گی۔

دوسرے درجہ میں ان لوگوں کو رکھا گیا ہے کہ جن کی وفاداریاں صدام حسین کے ساتھ اتنی گہری نہیں ہیں۔ اور یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ دوران جنگ یہ لوگ اپنی وفاداریاں حکومت سے ختم کر لیں گے۔ ایسے افراد پر ہلکے پھلکے مقدمات بنا کر چھوٹی موٹی سزائیں دینے کے بعد امریکی اپنے ساتھ ملا لیں گے۔

تیسرے درجہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو نجی طور پر صدام حکومت کے مخالف ہیں۔ جنگ کے بعد ایسے افراد سے بہت زیادہ مدد لی جائے گی اور ملکی معاملات ان کی مدد سے چلائے جائیں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق ان تینوں درجات میں اب تک دو ہزار افراد کے کوائف اکٹھے کئے جا چکے ہیں۔

عراقی تیل کا مستقبل

چونکہ دنیا بھر میں یہ تأثر ہے کہ امریکہ عراق پر تیل کی وجہ سے قابض ہونا چاہتا ہے۔ لہذا واشنگٹن حکومت اس معاملے میں بہت محتاط ہے۔ بیان بازی کی حد تک یہ پراپیگنڈا جاری ہے کہ تیل کی دولت سے حاصل ہونے والی آمدنی عراقی تعمیر نو پر خرچ کی جائے گی۔ اور اس جنگ پر اٹھنے والے تمام اخراجات بھی اس مد سے وصول کئے جائیں گے۔

مغربی طرز کی جمہوریت کا عراق میں مستقبل

امریکی منصوبہ سازوں کے سامنے اس وقت سب سے بڑا چیلنج عراق میں مغربی طرز کی جمہوریت کو رائج کرنا ہے۔ عراق کے بارہ میں گہری نظر رکھنے والوں کا خیال ہے کہ شاید یہ ممکن نہ ہو سکے۔ عراقی معاشرہ مختلف قبائل پر مشتمل ہے اور ہر قبیلہ کی اپنی روایات ہیں۔ صدام حسین کے فولادی نظام نے اس معاشرہ کو یکجا رکھا ہوا ہے۔ صدام حسین کے منظر سے ہٹ جانے کے بعد بہت ممکن ہے۔ ان مختلف قبائل میں جنگ چھڑ جائے۔ بیرونی اختیارات ختم ہو جائیں اور ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ مغربی طرز کی جمہوریت چلانے کے لئے ملک میں یکجہتی ہونی چاہیئے۔ سنی، شیعہ اور کرد ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور اگر کسی جلاوطن کو مقرر کیا گیا تو سب اس کے خلاف بھی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بغاوت برپا ہو جائے۔

متذکرہ بالا خطرات کے پیش نظر جنرل گارنر نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ فوری طور پر ایک مشاورتی کونسل بنائیں گے۔ اس کونسل میں پچاس فیصد جلاوطن اور پچاس فیصد وہ عراقی شامل ہوں گے جو جنگ کے دوران امریکہ کے ساتھ آن ملیں گے۔ تاہم یہ صرف ایک عارضی نظام ہوگا۔ اسی دوران سیاسی پارٹیوں کو قائم کرنے کی اجازت دی جائے گی اور پھر کوشش کر کے مقامی اور نیشنل سطح کی سیاسی قیادت کو سامنے لایا جائے گا۔ قیادت ابھرنے کے بعد بتدریج حکومت کے معاملات اس قیادت کو سونپ دئے جائیں گے۔ اگر حالات موافقت میں رہتے ہیں تو اس سارے منصوبہ پر دو سال کا عرصہ درکار ہوگا۔

یورپ کے اکثر ممالک امریکہ کے اس منصوبہ سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس بارہ میں وہ افغانستان کی مثال پیش کرتے ہیں۔ قبضہ کر لینے کے بعد بھی افغانستان کی صورتحال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی بلکہ ایسے لگتا ہے جیسے امریکہ اب اس ملک کو فراموش کر چکا ہے۔ ۲۰۰۳ء کے بجٹ میں بش انتظامیہ نے کانگریس سے افغانستان کی تعمیر نو کے لئے کوئی رقم نہیں مانگی حالانکہ افغانستان سے تعمیر نو کا وعدہ کیا گیا تھا۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم محمد مظفر احمد ظفر صاحب ابن مکرم محمد ظفر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزہ ثناء عارف بنت مکرم لئیق احمد صاحب عارف ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے ساتھ مورخہ 17 اپریل 03 کو حیدر آباد میں مکرم سید رسول صاحب نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا اسی روز عزیزہ کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (محمود احمد عارف درویش قادیان)

☆۔ مورخہ 28.12.02 کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز محمد لقمان صاحب ظفر کا نکاح ہمراہ ثمینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس صاحب ساکن علیگڑھ یوپی کے ساتھ بعوض -/30000 (تیس ہزار) روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(محمد سلیمان بہاری قادیان)

قرارداد تعزیت منجانب جامعہ احمدیہ قادیان

بروفات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

مورخہ 19 اپریل 2003ء بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ اور طلباء نے بذریعہ ایم ٹی اے یہ افسوسناک خبر سنی کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس ناگہانی وفات نے ہر احمدی کی آنکھوں کو اشکبار کر دیا اور ہر فرد جماعت دعاؤں میں مصروف ہو گیا۔ لیکن ہر ایک کی زبان پر یہی تھا۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان میں ہوئی۔ آپؒ کی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہوئی۔ آپ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ مزید تعلیم کے لئے انگلستان بھی تشریف لے گئے۔ 1957ء سے 1981 کے دوران آپ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ 10 جون 1982 کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت رابعہ کے مسند پر متمکن فرمایا۔ آپؒ کے بابرکت دور میں جماعت نے بے انتہاء ترقی کی۔ آپ کا دور خلافت اس لحاظ سے بھی بابرکت تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کے بعد 1882ء سے لیکر 1903 تک جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان میں سے بہت سی خلافت رابعہ کے دور میں بھی سال بہ سال دوبارہ پوری ہوتی چلی گئیں۔ 1947ء میں قادیان سے ہجرت کے بعد آپ پہلے خلیفہ تھے جو 1991 میں قادیان تشریف لائے۔ اسی موقعہ پر آپ نے جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ سے کمال شفقت کرتے ہوئے خاص ملاقات فرمائی تھی اور انتہائی محبت کا اظہار فرمایا تھا۔ آپؒ جامعہ احمدیہ سے عظیم توقعات رکھتے تھے۔

آپؒ ہی کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ نے صد سالہ جوبلی منائی۔ نیز آپ ہی کے بابرکت دور میں کسوف وخسوف، اسلامی اصول کی فلاسفی، وغیرہ کی جوبلیاں منائی گئیں۔

آپ کے عہد خلافت کا ہر کارنامہ زرّیں الفاظ میں لکھنے کے قابل ہے۔ ایم ٹی اے کے اجراء نے ہر احمدی فرد کا رابطہ امام وقت سے براہ راست قائم کر دیا۔ یہ آپ ہی کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ اپنی عمر کے آخری ایام میں آپ نے غریب اور بے سہارا لڑکیوں کی شادیوں کے موقع پر امداد کے لئے "مریم شادی فنڈ" قائم فرمایا۔

الغرض آپؒ کا دور خلافت تاریخ احمدیت میں ایک عظیم یادگار کے طور پر زندہ رہے گا اور رہتی دنیا تک آپ کے کارہائے نمایاں سے مخلوق خدا استفادہ کرتی رہے گی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

ہم ہیں اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قرارداد عہد واطاعت ووفا اظہار تشکر وتہنیت

منجانب۔ اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ قادیان بر موقعہ قیام خلافت خامسہ

ہمارے دل وجان سے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے افراد یہ عارضی طور پر خلافت کے سایہ سے محرومی کا شدید احساس تھا۔ اس احساس کی تاریکی اس وقت اپنے اختتام کو پہنچ گئی جب کہ قادیان میں طلوع فجر کے ساتھ 4.10 بجے ایم ٹی اے سے یہ خوشکن اعلان ہوا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو مشیئت الٰہی نے خلیفۃ المسیح الخامس متعین فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ منہ۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے پرنور چہرے کے دیدار کے ساتھ ہی خلافت کے سایہ سے محرومی کی وقتی تاریکی ختم ہو گئی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت میں درج پیشگوئی کے مطابق قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے ظہور پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر ہم اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ تجدید بیعت کے ساتھ ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری اور وفا کا عہد واقرار کرتے ہیں۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ حضرت اقدس غلبۂ اسلام واحمدیت کی مہم کو آگے بڑھانے کے لئے جو بھی منصوبے و پروگرام بنائیں گے ان کو کامیاب بنانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک فرد ہر دم تیار رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو تادم آخر یہ عہد نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اگرچہ ہمارے دل غمگین وافسردہ ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہم پر واجب ہے جس نے محض اپنے فضل سے ہم سب کو اپنے فرمان "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا" کے مطابق "حبل اللہ" یعنی خلافت کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق بخشی اور اسکے ساتھ ساتھ ہم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی بابرکت قیادت میں کامل غلبہ اسلام واحمدیت کے دن دکھائے۔ آمین

اس موقعہ پر ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ تمام پیشگوئیاں اور پیش خبریاں جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ، کے حق میں فرمائی تھیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے حق میں پوری ہوں۔ آمین، نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ دعا حرف بحرف آپ کے حق میں قبول فرمائے جو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ کی وفات پر اُن کے ذکر خیر کے تسلسل میں کی تھی کہ "اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے"۔ (بحوالہ خطبہ جمعہ 12.12.1997)

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ ومتعنا بطول حیاتہ۔ آمین

محترمہ الحاجہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ حیدر آباد وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس محترمہ الحاجہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد الرحیم صاحب رائچوری مرحوم مسلسل تین ماہ زیر علاج رہنے کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۵ مئی ۲۰۰۳ بعمر قریباً ۸۸ سال وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ، اسلامی شعار اور جماعتی نظام کی پابند دُعاگو اور تہجد گزار جذبہ تبلیغ ورتبت سے سرشار ایک انتہائی سادہ طبع اور نیک سیرت بزرگ احمدی خاتون تھیں۔ شادی سے قبل اگرچہ صرف خانگی تعلیم ہی پائی تھی تاہم عین جوانی میں ہی شوہر کی وفات کے بعد آپ نے ذاتی کوشش ولگن سے دن رات محنت کر کے منشی کا امتحان پاس کیا اور بحیثیت مدرسہ سرکاری ملازمت اختیار کر کے اپنے پانچ خورد سالہ بچوں کی پرورش دینی تربیت اور سب کی گریجویشن تک اعلیٰ تعلیم کے فرائض کو خوش اسلوبی سے نبھایا۔ بچوں کی ذمہ داریوں سے فراغت کے بعد آپ کو ۱۹۷۷ء میں فریضہ حج اور ۱۹۷۹ء میں عمرہ بجالانے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ 1/3 کی موصیہ تھیں ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ جماعتی چندوں کی ادائیگی اور انتہائی کفایت شعاری کے ساتھ روزمرہ کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بھی بچا اُسے پس انداز کرنے کی بجائے ساتھ کے ساتھ غرباء ومستحقین میں تقسیم کر دینے کو ترجیح دیتیں۔ آپ کو مسلسل ۱۱ سال تک بحیثیت سیکرٹری تبلیغ وتربیت لجنہ اماء اللہ حیدر آباد بھی خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ گھر گھر جاکر احمدیت کا پیغام پہنچانا آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ کئی سعید الفطرت خواتین کو قبول حق کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حیدر آباد سے آپ کا تابوت مورخہ ۷ مئی کی رات ساڑھے نو بجے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی اور وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ۸ مئی کی صبح کو قادیان پہنچا۔ مورخہ ۹ مئی کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی اقتداء میں مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۱۱ وحصہ نمبر ۱۸ میں تدفین کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے ہی اجتماعی دعا بھی کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم محمد بشیر الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ساؤتھ ایسٹ لندن مکرم محمد عبد الرشید صاحب حیدر آبادی صدر جماعت احمدیہ نارتھ لندن وانچارج دفتر ایم ٹی اے اور مکرم محمد اسحاق صاحب ریٹائرڈ عربک پروفیسر گورنمنٹ کالج میسور (کرناٹک) نیز دو بیٹیاں محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش ومحترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ جلال کوچہ حیدر آباد اور ۲۰ پوتے پوتیاں ونواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں قارئین سے مرحومہ کی مغفرت وبلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (ادارہ)

سالانہ بک فیئر رانچی میں احمدیہ بک اسٹال

جھارکھنڈ کے دارالحکومت رانچی میں پہلی بار ضلع اسکول کے وسیع میدان میں دو سو سے زائد بک اسٹال لگے اس موقعہ پر احمدیہ بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ علماء ظواہر اور ورنے پوسٹر شائع کئے کہ احمدیوں کے اسٹال پر کوئی مسلمان نہ جائے لیکن اس کے باوجود جوق در جوق ملاں اسی اسٹال پر آئے اور حقیقت حال سے آگاہ ہوئے اور اپنے دل میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات پاکر اور اپنی غلط فہمیاں دور کر کے مطمئن ہو کر علم و معرفت کے خزانے لیکر واپس گئے۔

مولویوں کی طرف سے ایک غلط فہمی عام مسلمانوں کے دلوں میں رواج پاگئی تھی کہ احمدیوں کا چالیس پارے کا قرآن ہے چالیس پارے کے قرآن دیکھنے کی جستجو میں آئے بیشمار مسلمانوں نے حقیقت حال دیکھ کر مولویوں پر ماتم کیا۔ پھر بک سٹال پر لگے کلمہ طیبہ کے بینرز خود ہی اُن کے ناپاک اعتراضات اور غلط فہمیوں کا جواب دے رہے تھے کتنے ہی مولوی غلط تصور باندھے اسٹال پر آئے اور کوئی وجہ اعتراض نہ پاکر بصد حیرت واپس لوٹے اور کئی سنجیدہ مسلمان اور مدرسوں میں پڑھنے والے تحقیق حق کی جستجو میں اسٹال پر ہی جماعت سے متعارف ہوئے اور مزید تحقیق کے لئے کتابیں اور لٹریچر خرید کر لے گئے اور رابطہ رکھنے کے لئے ایڈریس بھی لکھوائے اور پورا پورا دن احمدیہ سٹال پر لوگوں کا ہجوم رہتا تھا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ ہمارا اسٹال ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور اس موقعہ پر ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا اور ساتھ ساتھ صبح سے شام تک زبانی بھی لوگوں کو تبلیغ ہوتی رہی اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے۔

یہاں کے لوکل اخبارات ''پربھات''''ہندوستان''اور''آج''نے احمدیہ اسٹال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ احمدیہ اسٹال ایک واحد مسلم سٹال ہے جہاں پر قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم میسر ہیں چنانچہ اخبارات کے ذریعہ بیشمار لوگ قرآن مجید کے نسخے خریدنے اسی اسٹال پر پہنچے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی تمام مذہب وملت والوں کے لئے خاص توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنی۔

بک فیئر کے ایک خصوصی موقعہ پر جھارکھنڈ کے ودھان سبھا کے سپیکر اندر سنگھ نامدار و مائنز منسٹر راوندر رائے سے ملاقات کی گئی اور احمدیت کا تعارف کروایا گیا بعدہ ان دونوں منسٹران کو قرآن مجید ترجمہ پنجابی وہندی اسلامی اصول کی فلاسفی اور''اے مین آف گاڈ''کا تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے نہایت خوشدلی سے قبول کرتے ہوئے محترم اندر سنگھ صاحب نے کہا کہ پنجابی قرآن کی مجھے بہت ضرورت تھی۔

الحمد للہ اس سٹال کے نتیجہ میں پورے رانچی میں جماعت کا اعلیٰ پیمانہ پر چرچا ہوا ہے۔

اس موقعہ پر محترم نگران صاحب جھارکھنڈ کا خصوصی تعاون وراہنمائی ہمارے شامل حال رہی نیز معلمین کرام مکرم رزاق احمد خان۔ مکرم منیر شیخ مکرم عبد اللطیف۔ محمد زبیر صاحب اور مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ سملیہ اور سید عمران صاحب نے ڈیوٹی سرانجام دی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے نیز سعید لوگوں کو احمدیت کی آغوش میں جلد آنے کی توفیق دے۔

(عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ رانچی)

شہر گورکھپور میں تبلیغ

شہر گورکھپور صرف صوبہ یوپی میں ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں ایک ممتاز شہر شمار ہوتا ہے۔ معروف شاعر فراق گورکھپوری کو بھی اسی شہر سے نسبت ہے۔ چند سال پیشتر یہاں کی ایک ممتاز شخصیت جناب شوکت صاحب ریلوے افسر کو اپنی ڈاکٹر بیٹی M.B.B.S کے ساتھ قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ موصوف تبلیغ کے بارہ میں اپنے اندر خوب ولولہ اور جوش بھی رکھتے ہیں۔ قبول احمدیت کے بعد لگاتار مرکز سے رابطہ ہے اور جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوتے رہے۔ موصوف کے تعاون اور کوشش سے خاکسار نے ماہ جنوری 2003 کے اواخر میں بنارس سے شہر گورکھپور کا تبلیغی دورہ کیا۔ جناب شوکت صاحب اور ہم دونوں نے باقاعدہ شہر میں گھوم کر کے معززین شہر سے رابطے قائم کئے تبادلہ خیال کا بھی موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک خاکسار کی اس علاقہ میں یہ ابتدائی کوشش ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور شہر گورکھپور وعلاقہ گورکھپور میں خدا تعالیٰ نور احمدیت کو آشکارا کرنے کی توفیق دے اور ماحول وحالات کو سازگار بھی کردے۔ آمین

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

دعائے مغفرت

میرے بیٹے عزیزم نصر اللہ کی اہلیہ مورخہ 27 مئی کو انتقال کر گئیں مرحومہ زینت آراء صاحبہ مکرم سید شفیع احمد صاحب آف خان پور ملکی کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت درجات کی بلندی کے واسطے دعا کی درخواست ہے۔ (صوفی عبد الشکور سابق صدر جماعت احمدیہ دہلی)

بسنہ (چھتیس گڑھ) کے مضافات میں پہلی مرتبہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ لمدھرا جو کہ بسنہ سے لگ بھگ ۲۳ کلو میٹر پر ہے میں مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۳ کو پہلی مرتبہ چھتیس گڑھ کا جلسہ یوم خلافت نماز مغرب وعشاء کے بعد زیر صدارت خاکسار حلیم احمد بمقام مکان مکرم ڈاکٹر افضل خان صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم صلاح الدین ایوبی نے کی نظم عزیز واسل احمد وانی۔ مکرم منیر الدین شاہ صاحب نے پڑھی تقریر۔ ڈاکٹر افضل خان صاحب معلم وقف جدید بیرون نے دُوسری مکرم منور احمد صاحب دانی معلم وقف جدید بیرون نے خلافت کی موضوع پر کی ایک اور نظم عزیزم منہاج الدین شاہ نے پڑھی آخر میں خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں ہندو احباب نے نیز بھوکیل پتھیاپلی۔ بسنہ۔ پرداوغیرہ جماعت سے احباب نے شرکت کی اس جلسہ کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔ (حلیم احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

ہبلی میں تربیتی اجلاس

مورخہ 11.5.03 کو ایک تربیتی جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ ہبلی کے تحت ہوا۔ عزیز نسیم احمد خان کی تلاوت اور عزیز وسیم احمد خان کی نظم کے بعد تقریر عزیز بشیر احمد خان صاحب اور وسیم احمد خان رام درگ نے کی۔ (ظفر اللہ خاں قائد خدام الاحمدیہ ہبلی)

جلسہ سیرت النبیؐ بمقام گینٹوک (سکم)

مورخہ 15.5.03 کو احمدیہ مشن گنٹوک میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ صدارت مکرم ناصر احمد شاہ صدر جماعت گنٹوک نے کی تلاوت و نظم کے بعد محمد نور عالم۔ راجیش احمد۔ آسنگ احمد۔ ارون احمد عزیز سرن احمد عزیز وسیم احمد شاہ اور خاکسار سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم نے آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی جلسہ میں گرد ونواح کے نومبائعین کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم گینٹوک)

پٹیالہ میں تربیتی اجلاس

مورخہ 17.4.03 کو شہر پٹیالہ میں ایک تربیتی اجلاس کیا گیا اجلاس کی صدارت مکرم مولوی مظفر احمد صاحب مبشر معلم نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی مبشر احمد صاحب ندیم نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم مولوی مظفر احمد معلم نے خطاب کیا اور تربیتی اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پٹیالہ شہر میں دیوبندیوں کا گڑھ ہے اس باعث شہر کے گرد ونواح میں شدید مخالفت ہوتی ہے جلسہ میں قریباً ایک صد افراد نے شرکت کی اور تمام مقررین کی باتوں کو بڑے غور سے سنا۔ (فاروق احمد فرید نائب سرکل انچارج پٹیالہ)

اترانچل کی تبلیغی تربیتی مساعی

دھرہ دون اور آس پاس کے علاقہ جات میں تبلیغ کی گئی اور تقریباً اسّی (۸۰) افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ تین مقامات پر تربیت کا کام جاری ہے۔ ان تین مقامات پر تعلیم حاصل کرنے والے اطفال کی تعداد بیس ہے۔ نماز جمعہ خدا کے فضل سے باقاعدگی سے ہو رہا ہے جس میں تقریباً آٹھ دس اطفال وخدام شامل ہو جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لے جانے والے اشخاص میں سے نو افراد نے بیعت کی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشارت احمد امروہی۔ مبلغ سلسلہ دھرہ دون اترانچل)

سکندر آباد میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ 9.2.03 ساڑھے گیارہ بجے الٰہ دین بلڈنگ میں خدام الاحمدیہ سکندر آباد کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم عظمت اللہ صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش منعقد کیا گیا۔ تلاوت وعہد کے بعد مکرم مولانا بشیر الرحمٰن صاحب شاہد آف بنگلہ دیش مبلغ سلسلہ نے تقریر کی مکرم محمد سلطان الٰہ دین صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد بھی جلسہ میں شامل رہے۔ وقف نو بچوں سے نماز اور قرآن ودینی معلومات پر مشتمل سوالات کئے گئے۔

درخواست دُعا

مکرم سلمان خان صاحب تالبرکوٹ اپنی اہلیہ وبچوں کی صحت یابی چھوٹا بیٹا ظہیر الدین گذشتہ دنوں بیمار ہو گیا تھا کمزوری بہت ہے مکمل شفایابی کاروبار میں برکت پریشانیوں کے ازالہ دینی، دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (غلام حیدر خان [illegible])

لجنہ اماء اللہ غانا کا 24واں سالانہ اجتماع

6800ممبرات نے شرکت کی، علمی و ورزشی مقابلے، نمائش مجلس سوال و جواب

سالانہ اجتماع کا Theme تھا::مسلمان عورت سماجی واخلاقی تبدیلی کی ضامن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ غانا کا 24واں سالانہ اجتماع مورخہ 30اور 31اگست 2002 کو ایسٹرن ریجن کے Oda سیکنڈری سکول میں منعقد ہوا۔

اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرمہ بشریٰ عمر صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی صدارت میں منعقد ہوا۔مکرم امیر صاحب غانا، دیگر مہمانوں کے ہمراہ مقام اجتماع میں تشریف لائے تو لجنہ وناصرات نے کلمہ طیبہ وذکر الٰہی کے ورد کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔اس اجتماع میں ناصرات کے ڈسپلن کے علاوہ بچیوں اور مستورات کے علمی وورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔لجنہ اماء اللہ کے اس سالانہ اجتماع کا Theme تھا''مسلمان عورت سماجی واخلاقی تبدیلی کی ضامن''۔چونکہ 31اگست غانا میں بچوں کا قومی دن منایا جارہا تھا۔اس ضمن میں بچوں کی بہبود کیلئے گھانا کمیشن کی طرف سے فنڈ کی اپیل کی گئی۔جس پر صدر لجنہ کی طرف سے دوملین سیڈیز کا ایک چیک وزارت کی نمائندہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔اس کے بعد لجنہ کی سالانہ نمائش کا افتتاح ہوا جس میں لجنہ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی اشیاء کی نمائش کی۔

اختتامی تقریب::

اختتامی تقریب کا آغاز چار بجے سہ پہر ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد Songs of Praises پیش کئے گئے۔ان پاکیزہ نغمات کے بعد Madam Sarah Anderson نے''HIV وائرس کے حامل لوگوں سے شفقت'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے سوالوں کے جواب دے۔اس کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات اور لجنات میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ...نے انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ اجتماع اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔ شامل ہونے والی لجنات کی تعداد 6800رہی۔(فہیم احمد خادم-غانا)

ایک نومبائع کی قربانی

خوبصورت مسجد مکمل کر کے کاغذات جماعت کے حوالے کر دیئے

عبد الخالق نیر مبلغ انچارج نائیجیریا

IFE شہر نائیجیریا کی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔یہاں سے یوروبا قبیلہ شروع ہوا تھا۔اس لئے یوروبا قبیلے کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہماری پرانی جماعت قائم ہے اور جماعت کی دو سو مساجد ہیں۔IFE لیگوس سے تقریباً ۲۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔IFE شہر جماعت کے سرکٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس سرکٹ میں ۱۲ جماعتیں ہیں۔نائجیریا کے باقی علاقوں کی طرح یہاں بھی تبلیغ جاری ہے۔تبلیغ کے نتیجہ میں یہاں جو بیعتیں ہوئی ہیں ان میں ایک دوست الحاج ہدایت اللہ اڈے بیمو صاحب فوج سے میجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ان کا گاؤں IKOYI ہے جو IFE سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔الحاج ہدایت اللہ ایفے سرکٹ میں برادر نورین اور وہاں کے معلم صاحب کی کوششوں سے احمدی ہوئے ہیں۔الحاج ہدایت اللہ صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے جوان بیٹے جو آرمی میں تھے اور اب فوت ہوگئے ہیں کی خواہش تھی کہ فیملی کی طرف سے ایک مسجد بنائی جائے۔میں سوچ رہا تھا کہ اگر میں مسجد بناؤں تو اس کو کون سنبھالے گا۔انہی دنوں میں جماعت کی ایک تبلیغی ٹیم میرے پاس آئی اور ان کے بار بار آنے سے خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کے نور سے منور کیا۔چنانچہ انہوں نے بہت پیاری مسجد اپنے گھر کے سامنے بنا کر مکمل کی۔مورخہ ۱۵ر ستمبر ۲۰۰۲ء کو ایک مختصر پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں سرکٹ کے احمدیوں کے علاوہ علاقہ کے معزز لوگوں کو بھی بلایا گیا۔مکرم امیر صاحب کی نمائندگی کرتے ہوئے خاکسار اور جنرل سیکرٹری جماعت داؤد راجی صاحب وہاں پہنچے اور تمام لوگوں کے سامنے انہوں نے مسجد کے کاغذات اور چابی خاکسار کے حوالے کی۔الحاج ہدایت اللہ صاحب نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور یہ میری جماعت ہے اور تمام مسلمان جماعتوں میں سے اسی کو میں نے بہترین جماعت پایا اور یہ مسجد جماعت احمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔اس مسجد کی تکمیل پر چار لاکھ نیرہ خرچ ہوا۔

قارئین سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ حاجی ہدایت اللہ صاحب کو اجر عظیم سے نوازے۔ان کی نسل کو ثبات قدم بخشے، تمام علاقے کو احمدیت کے نور سے منور کرے اور یہ مسجد ہمیشہ خدائے واحد کے مخلص عبادتگزار بندوں سے آباد رہے۔

اعلان نکاح

عزیزم راجا وسیم احمد صاحب لون ابن مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب لون ناصر آباد کا نکاح عزیزہ تسنیم فردوس صاحبہ بنت مرحوم ماسٹر میر منصور احمد صاحب یاری پورہ کے ساتھ مورخہ ۱۲ اپریل ۲۰۰۳ کو مکرم سید امداد علی صاحب خادم سلسلہ نے یاری پورہ میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔قارئین کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 50روپے۔ (ماسٹر منیر احمد لون۔ناصر آباد کشمیر)

بقیہ صفحہ: (۱)

بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو۔ جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنائی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کوتوں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۷۵۔۷۴)

ولادت

مورخہ 03-3-6 کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی محمد شکور عالم صاحب مدرس A.I.R.S لکھنؤ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔نو مولود مکرم مولوی محمد فردوس علی صاحب مرحوم آسام کا پوتا ہے اور مکرم جناب معین الدین صاحب کوچ بہار کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔نیز نیک صالح بنائے۔اعانت بدر ... روپے۔(مینیجر بدر)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسعد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-7893

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۳ سے شروع ہو رہا ہے خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو (۵) عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز یکم جولائی 2003 تک ارسال کریں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لے کر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کیلئے آئیں۔ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

نصاب داخلہ::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون، ایک درخواست، گرائمر نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔

انگلش: مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرائمر۔

انٹرویو: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

حفظ کلاس::

داخلہ کیلئے عمر دس-بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

داخلہ برائے احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجس اسٹڈیز لکھنؤ بابت ۲۰۰۳-۲۰۰۴ء

شرائط :

۱-امیدوار کا تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس ہو۔

۲-امیدوار کی عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔

۳-امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

۴-امیدوار سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کرنے کو تیار ہو۔

۵-امیدوار جسمانی و ذہنی طور پر کمزور نہ ہو۔

۶-ادارہ کی طرف سے نئے شائع شدہ داخلہ فارم پُر کر کے مع تصدیق شدہ میٹرک پاس سرٹیفیکیٹ کی نقل، جسمانی تندرستی کا ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ نیز پانچ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو مورخہ ۳۰، جون ۲۰۰۳ء تک صوبائی امیر یوپی کے پتہ پر ارسال کریں۔

۷-داخلہ فارم ادارہ میں موصول ہونے کے بعد انٹرویو میں پاس ہونے پر ہی امیدوار کا داخلہ ہوگا۔

۸-ادارہ میں ایک سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلباء کو مکمل تعلیم کیلئے جامعہ احمدیہ قادیان یا جامعۃ المبشرین قادیان میں جس کے بھی وہ قابل ہوں گے داخل کیا جائیگا۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منشائے مبارک کے مطابق حسب شرائط بالا زیادہ سے زیادہ نو مبائعین طلباء کو تیار کر کے ادارہ ہذا میں بھیجیں۔ جزاکم اللہ (صوبائی امیر یوپی)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

میڈیکل کے طلباء طالبات کیلئے مفید معلومات

ڈاکٹر اور مریض کے بیچ کی کڑی کے روپ میں کئی نئی میڈیکل پروفیشن بھی سامنے آئی ہیں میڈیکل ٹیکنالوجسٹ بھی ان میں سے ایک ہے۔

عام تعارف:۔ میڈیکل کے شعبہ میں میڈیکل ٹیکنالوجسٹ Diagnostic اور علاج سے متعلق اوزاروں کا استعمال کرتے ہوئے جانچ رپورٹ بنانے کیلئے ٹرینڈ کئے جاتے ہیں جو مریض کا علاج کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔

حال میں تمام طرح کے جدید ترین میڈیکل سامان آجانے سے تکنیکی ماہرین اور پیرا میڈیکل کے ماہرین کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

میڈیکل ٹیکنالوجسٹ پیتھالوجی لیب۔ بایو کمیسٹری لیب اور مائکرو بایولوجی لیب میں مختلف قسم کے ٹیسٹ اور تجزیہ کرنے کے لئے کئی قسم کی حساس مشینوں پر کام کرتے ہیں۔

میڈیکل ٹیکنالوجسٹ سائیکولوجی۔ ہائموٹولوجی (یعنی خون کے نمونوں کا مطالعہ) سیرولوجی (یعنی صبح کے فلوڈ کا مطالعہ) ہسٹولوجی (یعنی باڈی ٹشوز کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی پائیتھالوجسٹ کی نگرانی میں یورین اسپیز یعنی پیشاب کے نمونے کا مطالعہ اور بلڈ بینکنگ کام بھی میڈیکل ٹیکنالوجسٹ ہی کرتے ہیں۔

اہلیت:۔ میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کے پاس سائنسی سمجھ بوجھ ہونی بہت ضروری ہے ریڈیولوجیکل پیتھالوجیکل۔ بایوکیمیکل۔ مائکروبائل یا آتھلمولوجیکل جانچ کرتے وقت حساس مشینوں کے چلانے میں مہارت ہونی چاہیئے میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کا کام بہت زیادہ ذمہ داری کا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کئی قسم کے ریکارڈ جمع کرتا ہے جس کی بنیاد پر مرض کی تشخیص کی جاتی ہے اور علاج کیا جاتا ہے ایک ٹیم ورک کے طور پر کام کرنے کی اہلیت بہت ضروری ہوتی ہے۔ ڈینٹل ٹیکنیشن کو جہاں انتہائی مہارت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہیں آپٹیشن (یعنی عینک بنانے والے) کے پاس بہترین نظر اور مکینکل شعور ہونا ضروری ہے۔

ٹریننگ:۔ میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی شکل میں کیرائر شروع کرنے کے خواہش مند امیدوار کو 10+2 میں حساب یا بایولوجی کے مضامین کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے۔

میڈیکل ٹیکنالوجی میں تین سالہ BSc کی ڈگری ملک کے کئی ادارے دے رہے ہیں کچھ ادارے داخلہ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد دیتے ہیں کچھ صوبوں میں ریڈیوگرافی۔ میڈیکل آتھلمک ٹیکنولوجی۔ میڈیکل ٹیکنالوجی۔ ریڈیو تھراپی۔ میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی وغیرہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ریڈیوگرافی میں گریجویٹ امیدوار یک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ بھی کر سکتا ہے۔

مخصوص ادارے

☆۔ آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز انصاری نگر نئی دہلی۔
(یہاں پر بی ایس سی آنرز۔ ریڈیوگرافی۔ بی ایس سی میڈیکل آتھمک ٹیکنالوجی اور بی ایس سی ہیومن بائیولوجی کے کورس کرائے جاتے ہیں)

☆۔ یو سی ایم ایس۔ جی ٹی بی ہاسپٹل۔ شاہدرہ دہلی
یہاں بی ایس سی ریڈیوگرافی کی ٹریننگ کا انتظام ہے۔

☆۔ ایس بھگوان سنگھ میموریل انسٹی ٹیوٹ آف بایو میڈیکل سائنسز دہرادون۔
یہاں پر بی ایس سی میڈیکل لیب ٹکنالوجی کا کورس کرایا جاتا ہے۔

☆۔ سنتوش میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج غازی آباد میں بی ایس سی میڈیکل لیب ٹکنالوجی کی ڈگری دی جاتی ہے۔

☆۔ پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز۔ سیکٹر ۱۲ چنڈی گڑھ میں بی ایس سی میڈیکل ٹکنالوجی۔ ریڈیوگرافی۔ بی ایس سی میڈیکل لیب ٹکنالوجی کے کورس کرائے جانے کا انتظام ہے۔

☆۔ برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی اینڈ سائنسز۔ پلانی میں ایم ایس سی میڈیکل لیب ٹیکنالوجی کی ڈگری دی جاتی ہے۔

☆۔ آندھرا میڈیکل کالج وشاکھا پٹنم میں بی ایس سی میڈیکل لیب ٹیکنالوجی کے کورس کا انتظام ہے۔

نوٹ:۔ داخلہ لینے سے قبل کسی بھی ادارہ کے متعلق اچھی طرح جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کسی بھی یونیورسٹی سے ملحق ہو اور اس کی ڈگری قابل قبول ہو۔

ولادت

خاکسار کے پوتے عزیزم ناصر الدین احمد نے قرآن مجید شروع کیا ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ نسیمہ بیگم کے ہاں شادی کے سات سال بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام وسیم صالحہ تجویز فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں عزیزان کو نیک و خادم دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (خاکسار زہرہ بیگم احمدی دھواں ساہی سونگھڑہ کٹک)

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔.................(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15212: میں ایم۔کے مویدونی ولد شیخ کئی قوم احمدی مسلم پیشہ ہوٹل عمر 62 سال تاریخ بیعت 1963ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2003 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. رہائشی مکان مالیتی پندرہ لاکھ روپے کا میرے اور اہلیہ کے نام مشترکہ رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔اس میں میرا حصہ ساڑھے سات لاکھ روپیہ کا ہے۔اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔اس گھر کا نمبر 12/1322 ہے۔رجسٹریشن نمبر 3652/15.7.92 ہے۔
2. اس گھر سے ملحق 10 سینٹ قطعہ زمین میرے نام پر رجسٹر شدہ ہے۔اس کی قیمت ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے۔ رجسٹریشن 7872/12-12-96 ہے۔
3. پینگاڈی میں 72 سینٹ قطعہ زمین 40 لاکھ روپے کا ہے۔رجسٹریشن 4654/2-6-87
4. بمقام Peramanna مندرجہ ذیل قطعات زمین ہیں:

31 سینٹ رجسٹر 8017/9-3-95، 17 سینٹ رجسٹر 9587,9588/17-1-98، 17-75 سینٹ رجسٹر 5494/12-8-97، 30 سینٹ 179/1، 12 سینٹ 175/2، 47-75 سینٹ رجسٹر 7965/8-3-95، 12 سینٹ رجسٹر 6386/8-3-95

ان قطعات زمین کی مجموعی قیمت 6 لاکھ روپے کی ہے۔

5. ہوٹل جو جاری ہے چار لاکھ روپے مالیتی ہے۔
6. اس وقت مجھے ہوٹل سے 4000 روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔اس کا 1/10 حصہ چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

انشاءاللہ۔میری یہ وصیت یکم جنوری 2003 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: کے این احمد — العبد: ایم کے موئدونی — گواہ شد: پی ایم محمد حسن

وصیت نمبر 15213: میں شیخ طاہر احمد ولد محترم شیخ عبدالمومن صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. ذاتی 9 مرلہ زمین ہرچووال روڈ نزد فاطمہ رشید ہسپتال۔
2. زمین ایک کنال بٹ کلینک کے پچھلی جانب مشترکہ والدہ صاحبہ 4 بھائی اور تین بہنوں کے درمیان۔

نیز میں اس وقت طالب علم ہوں اور والدہ کی طرف سے ہر ماہ 300 روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: محمد انور احمد ولد محمد منصور احمد صاحب قادیان — العبد: شیخ طاہر احمد ابن محترم شیخ عبدالمومن صاحب مرحوم — گواہ شد: نعیم احمد ڈار ولد محترم غلام قادر صاحب درویش قادیان

وصیت نمبر 15214: میں نصیر احمد بھٹی ولد محمد بشیر بھٹی پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{02}$/1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد میں ایک مکان واقع ننگل نزد قادیان ہے۔ آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ والد صاحب بقیدِ حیات ہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔اس وقت میری تنخواہ مبلغ 3704 روپے ہے۔ میں اس کا 1/10 حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔میری یہ وصیت 1-8-02 سے نافذ العمل کی جائے۔

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2003ء کو شروع ہو رہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔(۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔(۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔(۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔(۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو (Stamp Size) یکم جولائی 2003ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔(۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر انکے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع جائزہ کے بعد دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ: معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان بابت داخلہ معلمین کلاس جامعۃ المبشرین

جملہ امراء صاحبان صدر جماعت مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2003ء سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔اب معلمین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

﴿37واں جلسہ سالانہ یو.کے 25-27 جولائی 2003ء کو ہوگا﴾

جلسہ سالانہ یو کے 2003ء کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے:

25-26-27 بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار احباب زیادہ سے زیادہ اس جلسہ میں شریک ہونے کی کوشش کریں اور جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔.........(ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

منظوری صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

تمام لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ کی بطور صدر لجنہ اماء اللہ بھارت منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی عاملہ کو بہتر رنگ میں خدمات بجالانے کی سعادت عطا فرمائے۔ یہ منظوری جنوری 2003 تا دسمبر 2004 کیلئے ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

گواہ شد: محمد عبدالرزاق ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم قادیان — العبد: نصیر احمد بھٹی — گواہ شد: نعیم احمد ڈار ولد مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان

مسلمان دنیا میں کسی مقام پر بھی اپنے حق کی بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ شہباز شریف

پوری دنیا کی امت مسلمہ آج اس قدر ضعف کا شکار ہے کہ اپنا دفاع تو دور کی بات یہ اپنے حق میں بات کرنے کی ہمت بھی نہیں رکھتی۔ مسلمانوں کے پاس اربوں ڈالر کے اثاثے تیل کی بے شمار دولت بھرپور افرادی قوت اور سب سے بڑھ کر قرآن و سنت کی شکل میں بہترین اور کامیاب زندگی گزارنے کا نسخہ موجود ہے لیکن اس کے باوجود مسلمان دنیا بھر میں ہر مقام پر ناکام اور بے بس نظر آتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان خیالات کا اظہار پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے صدر میاں محمد شہباز شریف نے بروکلین نیویارک میں یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فورم کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کمزوری اور ناکامی کی وجہ ہمارے اپنے اعمال ہیں ہم نے اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے راستے کو ترک کر کے قرآن و سنت سے منہ موڑ لیا ہے۔ مسلمان ملکوں میں ۹۰ فیصد وسائل اوپر کے ۱۰ فیصد لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں جب کہ باقی ۱۰ فیصد وسائل میں ۹۰ فیصد عوام گزارہ کرنے پر مجبور ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام کی اکثریت غربت و افلاس کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔ عراق کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں جو کچھ بھی ہوا وہ سراسر غلط ہے اور ہم اس صورت حال پر رنجیدہ ہیں۔ لیکن یہ بھی سوچئے کہ ایسا کیوں ہوا۔ صدام حسین نے عراق پر ۳۰ سال حکومت کی اگر اس نے یہ عرصہ اقتدار ایک سچے مسلمان حکمراں کی طرح گزارا ہوتا تو کسی مائی کے لال کی جرأت نہ ہوتی کہ عراق کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتا لیکن اس کے برعکس اس نے اپنے عوام کے ساتھ زیادتیاں کیں اور ملکی وسائل کا بیشتر حصہ اپنے عیش و آرام کے لئے وقف کئے رکھا۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ میاں شہباز شریف نے کہا کہ اگر ہمیں اپنی حالت سنوارنی ہے تو پھر قرآن و سنت پر عمل کرتے ہوئے ایمانداری اور خلوص سے کام کرنا ہو گا۔

(روزنامہ اخبار مشرق کلکتہ 28.4.03)

ہندوستان مسلمانوں کیلئے ظلم و ستم کا گڑھ بنتا جارہا ہے

(مسلم ٹائمز ممبئی کی ایک رپورٹ)

ہندوستان اب مسلمانوں کیلئے ظلم و ستم کا گڑھ بنتا جارہا ہے یہ بات رضا اکیڈمی کے سیکرٹری جنرل الحاج محمد سعید نوری نے ملک کے حالات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔

نمائندہ مسلم ٹائمز سے ایک خصوصی ملاقات میں انہوں نے مدھیہ پردیش کے دھار شہر میں مسجد پر فرقہ پرستوں کے حملے کشی نگر کی ایک مسجد میں بھجن و کیرتن، چمبور میں گھاس والے بابا کی مزار کی بے حرمتی اور قرآن پاک نذر آتش کئے جانے اور مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات پر جیلوں میں ٹھونسنے کے واقعات پر گفتگو کرتے ہوئے سخت افسوس کا اظہار کیا اور مذکورہ واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ”اس ملک میں اب مسلمانوں پر ظلم و ستم بڑھ گیا ہے اور کوئی آواز اٹھانے والا نہیں ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مسلم قائدین ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں، مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتیں جب چاہیں کسی پر بھی الزام لگا دیں آئی ایس آئی۔ پستول۔ ہتھیار۔ یا کسی دہشت گرد تنظیم سے تعلق کے الزامات تو اب آئے دن کی بات ہو گئے ہیں اور مسلم قائدین ہمت اور جرأت نہیں کرتے کہ ان الزامات کا دفاع کر سکیں۔ آج کی حکومتوں کا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے یہ بڑا کامیاب حربہ بن گیا ہے۔ اپنے اس حربے میں وہ پوری طرح سے کامیاب ہیں۔ الحاج محمد سعید نوری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ”آج کے ہی ٹائمز آف انڈیا“ میں خبر ہے کہ گودھرا کے تقریباً ۱۱۲ مسلمانوں پر پوٹا لگا دیا گیا ہے جبکہ احمد آباد میں بلکہ سارے گجرات میں مسلمانوں پر جو وحشت ناک مظالم ڈھائے گئے اور جس طرح نسل کشی کی گئی اس سے پوری دنیا واقف ہے مگر وہاں کسی پر پوٹا نہیں لگا۔ حکومتیں اور افسران کے پاس لگتا ہے دو طرح کے قانون ہیں۔ مسلمانوں کے لئے الگ اور دوسروں کے لئے الگ۔

مسلمانوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے فرقہ پرستی کا بول بالا ہے حکومتیں کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتیں جبکہ حکومتیں چاہیں تو کوئی چوں نہ کر سکے۔

(ہفت روزہ مسلم ٹائمز 23/1 فروری مارچ 03)

(مرسلہ مقبل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر)

مُلّائیت کے باعث ہم زوال کا شکار ہیں

علامہ اقبال کے بیٹے ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال کا اعتراف حقیقت

علامہ اقبال کے بیٹے ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال پاکستان میں ملائیت کے باعث ہونے والے زوال اور قیادت کے فقدان کی طرف روشنی ڈالتے ہیں جو پاکستانی روزنامہ ”دن“ ۱۲ دسمبر ۲۰۰۲ کے حوالہ سے پیش ہے۔

شاعر مشرق سر محمد اقبال کے فرزند جناب ڈاکٹر جاوید اقبال جسٹس (ر) کا نظریۂ پاکستان فاؤنڈیشن لاہور کی ایک پُر وقار تقریب سے اثر انگیز خطاب:۔

”اس وقت ہمارا معاشرہ منافقت پر قائم ہے۔ ہم خود کو جدید اور ماڈرن کہتے ہیں لیکن عملی طور پر آج بھی قدامت سے باہر نہیں نکلے۔ ہم نے آج بھی قدیم اور فرسودہ رسوم و رواج کو اپنا رکھا ہے اور اجتہاد کو ترک کر کے غربت و افلاس اور جہالت کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہیں“۔

”ہم ایٹمی قوت تو بن گئے ہیں لیکن قائداعظم کی وفات کے بعد سے اب تک قیادت سے محروم ہیں۔ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں قیادت کا فقدان ہے۔ جب تک ہم تقلید کے طوق کو نہیں اتار پھینکتے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے مسائل کے حل کے لئے اسلامی قانون سازی نہیں کر سکتے اس وقت تک ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ ہمارے علماء اجتہاد کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں لیکن عملی طور پر اجتہاد کو قبول کرنے کو تیار نہیں اور مُلّائیت کے باعث ہم زوال کا شکار ہیں“۔

(روزنامہ دن ۱۲/دسمبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۷،۸)

کمپیوٹر کا نشہ موت کا باعث بھی بن سکتا ہے

کمپیوٹر کے جو نشہ باز مسلسل گھنٹوں اس کے آگے بیٹھے رہتے ہیں ان کو ڈاکٹروں نے ہوشیار کیا ہے کہ وہ D.V.T یعنی (Deep Vein Thermobosis) کی مہلک مرض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ وہی بیماری ہے جو ہوائی جہاز کی لمبی فلائٹ پر بغیر ہلے جلے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھنے سے بھی ہو سکتی ہے۔ جس کو ”اکانومی کلاس سنڈرم (Economy Class Syndrome) اس لئے کہتے ہیں کہ اس کلاس میں ٹانگیں ہلانے جلانے کے لئے جگہ بہت کم ہوتی ہے۔

اس بیماری میں ٹانگوں کی شریان میں خون کا تھکا (Blood Clot) جم جاتا ہے جو جب خون کے ساتھ پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے تو پہلے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے پھر پھیپھڑوں کے اوپر جو شفاف جھلی (Pleurisy) ہوتی ہے وہ سوج جاتی ہے، پھر بیہوشی واقع ہوتی ہے جو موت پر منتج ہوتی ہے۔ اس مہلک بیماری کا سب سے زیادہ خطرہ حاملہ عورتوں، موٹے افراد، بوڑھوں اور سگریٹ نوشوں کو ہوتا ہے۔

کمپیوٹر کے رسیا لوگوں میں سب سے پہلے جو کیس علم میں آیا وہ نیوزی لینڈ کے ایک ۳۲ سالہ نوجوان کا تھا جو اکثر بارہ بارہ گھنٹے بلکہ کبھی تو ۱۸ گھنٹے روزانہ کمپیوٹر کے آگے جم کر بیٹھا رہتا تھا۔ پہلے اس کی پنڈلی سوجی جس میں دس روز مسلسل درد ہوتی رہی۔ پھر سانس لینے میں مشکل پیش آنے لگی۔ وہ بے ہوش ہو گیا اور آخر وفات پا گیا۔

ذرائع ابلاغ میں بہت سے ایسے جوئے بازوں کی خبریں بھی آئی ہیں جو تیس تیس گھنٹے جوئے کی مشینوں کے آگے بیٹھے رہتے تھے۔ اور آخر اسی بیماری کا شکار ہو کر چل بسے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات تحقیق کرنے والی ٹیم کے علم میں آئے ہیں۔ چنانچہ اس بیماری کے ماہر ڈاکٹر بیکر نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ احتیاط سے کام لیں کیونکہ دیر دیر تک کمپیوٹر کے آگے بیٹھے رہنا آپ کی صحت کے لئے مضر ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی نادیہ صدف اہلیہ مکرم چوہدری عامر حفیظ صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی کو 15.4.03 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نو مولود کا نام توفیق عامر دانش تجویز فرمایا تھا۔ نو مولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے جو کہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب آف جرمنی کا پوتا ہے۔ نو مولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد مقبول طاہر قادیان)

تقریب شادی :: خاکسار کے بیٹے مکرم عبد الرحیم صاحب کی تقریب شادی مورخہ 20.4.03 کو جمشید پور صوبہ جھارکھنڈ میں عمل میں آئی قبل ازیں عزیزم کا نکاح جلسہ سالانہ 02 کے موقعہ پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مکرمہ وجیہہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محبوب احمد صاحب آف جمشید پور کے ساتھ -/21000 حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا تھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الکریم قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT ND-RN61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 10 June 2003 Issue No. 23

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S.$
:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S.$

براعظم افریقہ میں پہلے مسلم احمدیہ ریڈیو سٹیشن کا قیام

روزانہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا مؤثر انتظام

بورکینا فاسو افریقن ممالک میں ایک پسماندہ ملک ہے جس میں ملک کے اکثر حصہ میں بجلی کی سہولت میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے پاس ریڈیو ہی واحد ذریعہ معلومات و تفریح ہے اور یہاں وزیر سے لیکر عام آدمی تک ریڈیو سننے کے عادی ہیں۔ اس کی وجہ سے ملک میں جگہ جگہ ٹاور لگائے گئے ہیں۔ نیشنل ریڈیو اور زرعی ریڈیو کے علاوہ ہر بڑے شہر میں متعدد ایف ایم ریڈیو سٹیشن ہیں جبکہ بیس پچیس ہزار کی آبادی والے قصبات میں بھی ایف ایم لگے ہوئے ہیں۔

اکتوبر 2000 میں منصوبہ بنایا گیا کہ اس ذریعہ ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام ملک کے طول و عرض میں پہنچایا جائے۔ اس منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے 23 شہروں میں ہفتہ وار تقریباً فی پروگرام ایک گھنٹہ دورانیہ کے 29 پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔

ان پروگرامز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ملک کی تقریباً ستر فیصد آبادی تک جماعت احمدیہ کا پیغام مختلف لوکل زبانوں میں پہنچا رہے ہیں۔ اکتوبر 2001 میں جماعت احمدیہ بورکینا فاسو نے اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کیلئے حکومت کو درخواست دی تھی۔ اگرچہ یہ ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ اس سے پہلے غیر از جماعت لوگوں کی متعدد درخواستیں مسترد ہو چکی تھیں۔ اور موجودہ عالمی سیاسی صورتحال میں یہ مرحلہ اور بھی زیادہ مشکل تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اپنا مؤقف پیش کرنے اور حکومت کو اس معاملہ میں قائل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ خدا کے فضل سے مورخہ 19 اکتوبر 2002ء کو حکومت کی طرف سے براعظم افریقہ میں احمدیت کے پہلے اور بورکینا فاسو میں بھی پہلے دینی مسلم احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی منظوری دے دی گئی۔

منظوری کی ان دستاویزات پر دستخط کی تقریب کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بہت کوریج دی اور لکھا کہ بورکینا فاسو میں یہ پہلا دینی ریڈیو ہے اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ریڈیو مسلم احمدیہ رکھا گیا ہے۔

ریڈیو سٹیشن کی تنصیب

واگاڈوگو دارالحکومت میں فریکوئنسی کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اس ریڈیو کی تنصیب کا فیصلہ دارالحکومت سے 365 کلومیٹر دور مغرب کی طرف بورکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر بوبوجولاسو میں کیا گیا بوبوجولاسو کی آبادی سات لاکھ ہے۔ اس میں سے 90 فیصد مسلمان ہیں۔ تجارتی لحاظ سے یہ شہر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ شہر مالی اور آئیوری کوسٹ کی سرحد کے پاس ہے۔ اور اس سارے علاقہ کی زبان جولا ہے۔

فریکوئنسی اور ٹاور کی تنصیب

اس ریڈیو کیلئے حکومت کی طرف سے F.M. 103.5 فریکوئنسی الاٹ کی گئی ہے۔ سردست اس کی رینج 50 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے بعد مرحلہ وار اس میں اضافہ کیا جائے گا۔

اس ریڈیو سٹیشن کیلئے 120 فٹ اونچا ٹاور انٹینا تیار کر کے نصب کیا گیا۔ اور اٹلی کے تیار شدہ اچھی کوالٹی کے آلات نصب کئے گئے ہیں۔ سٹوڈیو دفاتر اور دوسرے تمام مراحل سے گزر کر ٹیسٹنگ نشریات کا آغاز مورخہ 28 دسمبر 2002 کو خدا کے فضل سے کر دیا گیا ہے۔

افتتاحی تقریب

بورکینا فاسو کے اس پہلے دینی ریڈیو کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب مورخہ 30 دسمبر 2002 کو بوبوجلاسو میں ہوئی۔ اس افتتاحی تقریب میں مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب آف لندن اور مکرم محمد بن صالح نائب امیر غانا (مرکزی نمائندگان) مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اور بورکینا فاسو میں متعین تمام مرکزی مربیان اور نیشنل عاملہ کے ممبران بھی شامل ہوئے۔

30 دسمبر 2002 کو صبح دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تلاوت کے بعد مکرم ووراگو بخاری صاحب ڈائریکٹر R.I.A نے ابتدائی کلمات کہے اس کے بعد مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب آف فرنچ ڈیسک لندن نے خطاب کیا۔ بعد میں مکرم عمر معاذ کولی بالی صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ نے لوکل زبان جولا میں احمدیت کا تعارف کروایا۔ یہ سب کارروائی ریڈیو احمدیہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

اس تقریب میں شہر کے معززین علماء کرام اور دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ بعد میں سٹوڈیو اور دفاتر کا افتتاح مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب آف لندن اور مکرم محمد بن صالح صاحب نائب امیر غانا نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ سٹوڈیو میں مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب کا فرنچ میں انٹرویو براہ راست نشر کیا گیا۔ اسی طرح مکرم محمد بن صالح صاحب نے انگریزی اور غانا کی لوکل زبان Wale میں تقریر کی جو براہ راست نشر کی گئی۔ اسی طرح اس تقریب میں موجود احباب کے خیالات و تاثرات براہ راست نشر کئے گئے، بعد میں تمام مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب نے دعا کروائی۔

نشریات

ریڈیو احمدیہ کی نشریات تین مختلف زبانوں یعنی فرنچ مورے اور جولا میں روزانہ 13 گھنٹے نشر کی جاتی ہیں۔ صبح ساڑھے پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوتا ہے اور مختلف پروگرام دوپہر دو بجے تک بغیر وقفہ کے جاری رہتے ہیں۔ اس کے بعد شام پانچ بجے سے رات ۹ بجے تک مختلف نشریات ہوتی ہیں۔ جن میں تلاوت قرآن کریم درس حدیث درس ملفوظات تفسیر کبیر سوال و جواب۔ یہ سب پروگرام تینوں زبانوں میں نشر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل ریڈیو بورکینا فاسو سے خبریں بھی نشر کی جاتی ہیں۔ ان تمام نشریات کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کیا جا رہا ہے۔ سامعین ملاقاتوں اور ٹیلی فون کے ذریعہ اچھے تاثرات اور نیک خواہشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس ریڈیو سٹیشن کے انچارج مکرم بشارت احمد صاحب نوید مربی سلسلہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں اس کام کو ادا کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ: (2)

معاملے میں مسلمان انتہا پسند تنظیمیں اور بعض اسلامی ممالک اس کے نشانے پر تھے اس لئے جہاد کے خلاف یورپ میں بہت کچھ لکھا اور بولا گیا۔ اور چونکہ اس نظریہ سے اسلام اور مسلمانوں پر کاری ضرب لگتی تھی اس لئے ہندو انتہا پسندوں نے یورپ کے پادریوں کے منہ سے یہ نوالے چھین لئے اور انتہا پسندی کو پیش نظر رکھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پہلے سے بڑھ کر گھناؤنا راگ الاپنا شروع کر دیا اس معاملے میں وہ یکسر اپنے گھر کو بھول گئے جو خود ظلم و تشدد نفرت و حقارت کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ 11 ستمبر کے واقعات ان انتہا پسندوں کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہوئے اور ان کو یہاں تک جرأت ہوگئی کہ انہوں نے آگے بڑھ کر مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا شروع کر دیا کہ قرآن مجید جہادی اور انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہے، کافروں کو بُرا بھلا کہتا ہے لہذا مسلمان جہاد سے متعلق اور کفر سے متعلق قرآن مجید کی آیات کو قرآن مجید سے نعوذ باللہ خارج کر دیں۔

اس تمہید کو تحریر کر کے ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آئندہ گفتگو میں ہم سلسلہ وار پہلے تاریخی حوالوں سے مسلم بادشاہوں سے متعلق کسی قدر تذکرہ کریں گے اس کے بعد بتائیں گے کہ قرآن مجید غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک کی کیا تعلیم دیتا ہے۔ کفر کا کیا مطلب ہے۔ جہاد کے کیا معانی ہیں اور قرآن مجید کی جن آیات کو نکالنے کے مشورے دیئے جا رہے ہیں وہ آیات تو دراصل بنی نوع انسان کے لئے پیغام رحمت و امن ہیں۔ (منیر احمد خادم)

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)